بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 45 | ۱۷ تا ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ 18 تا 24 اپریل 2014ء | شمارہ: 16

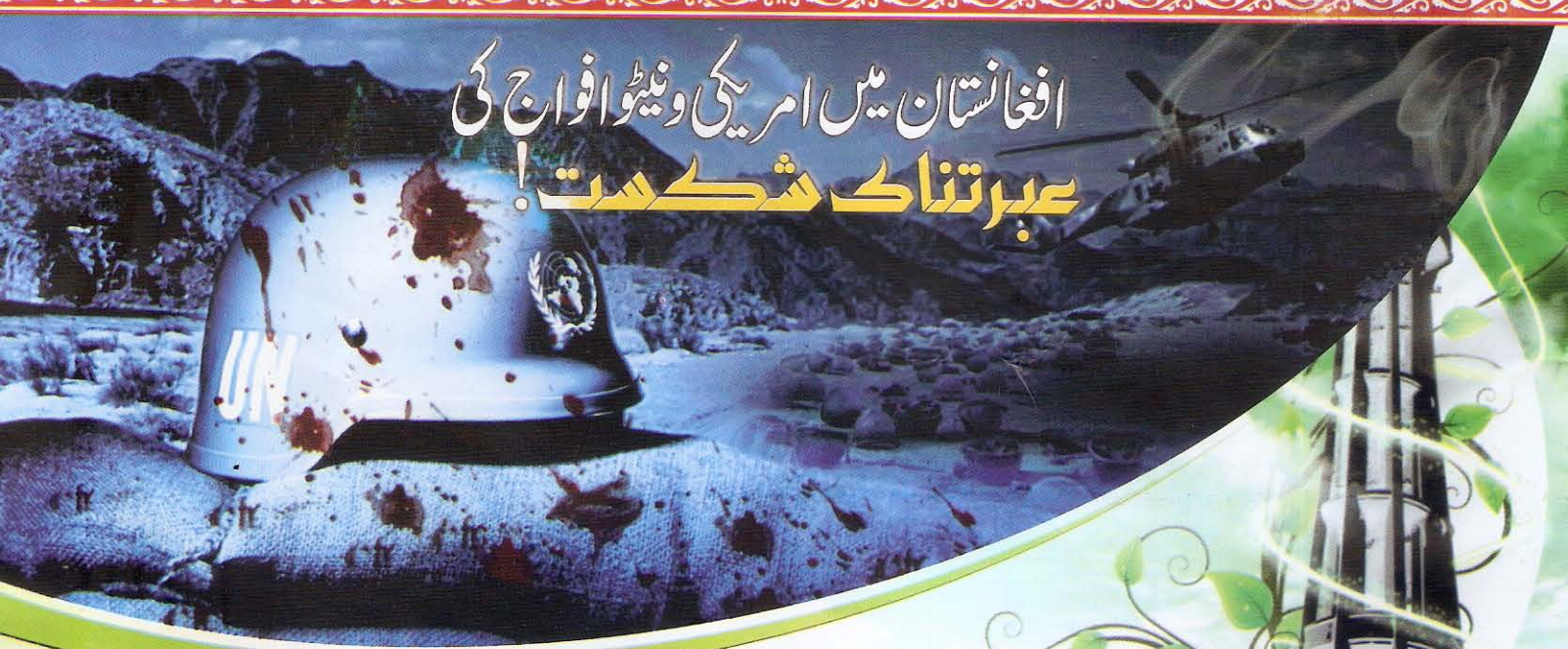

افغانستان میں امریکی ونیٹو افواج کی عبرتناک شکست!

اسلامی نظریاتی کونسل

تحلیل کرنے کا مطالبہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنا ہے۔

حافظ ڈاکٹر عبدالکریم حفظہ اللہ MNA ناظم اعلیٰ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- شرعی حق مہر.....؟؟
- بارات اور پُرتکلف ولیمہ.....؟؟
- بیوی کے والدین کا احترام.....؟؟

جب ماں کی دعا سے بیٹے کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں...!

اسلام میں انسانی حقوق کا معاشی تصور.....؟

پروفیسر حافظ احمد حماد حفظہ اللہ

درس قرآن

مسلمان کس طرح ممتاز قوم بن سکتی ہے؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (الانفال:۲۹)

''مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے ایک امتیاز پیدا کر دے گا اور تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور آخر کار تم کو بخش بھی دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔''

حقیقی عزت و وقار، جاہ و حشمت، فخر و امتنان کا تاج انہیں سروں پر سجتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر دیں، قرآنی فرامین اور تعلیمات نبوی کو اپنے لیے حرف آخر سمجھیں اور ہمہ وقت خالقِ حقیقی اور پیغمبر اعظم کے فرامین کے سامنے سرنگوں رہیں۔ اگر افراد معاشرہ کی اصلاح اسی نہج پر ہو جائے تو چھوٹی چھوٹی مصیبتیں اور تکالیف پانی میں بہتے ان تنکوں کی مانند بے وقعت ہو جاتی ہیں جو اس کے بہاؤ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود ہی پانی کے بہاؤ میں بہہ جاتے ہیں۔ خوف خدا کی صفت سے متصف ہو کر اعمالِ صالحہ کی بجا آوری ایک ایسا قانون قرآنی ہے جو انسان کو عظمت کے مینار کی بلندی تک جا پہنچاتا ہے اور پھر خوشحالی اور امن، حکومت و سلطنت، وقار اور عزت خود انسان کی قدم بوسی کرتے ہیں۔ اور انسان کی نا صرف زندگی خوشحال ہو جاتی ہے بلکہ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

مرد یا عورت میں سے جو بھی ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے گا تو ہم دنیا میں (بھی) اسے خوشگوار زندگی عطاء کریں گے اور (آخرت میں) ان کے بہترین اعمال کا صلہ بھی ضرور عطاء کریں گے۔ (سورۃ النحل:۹۷)

زمین ایسے ہی تابع فرماؤں اور نیک لوگوں کے زیر سلطنت لانے اور خوف و خطر کو امن و امان سے بدلنے کا وعدۂ قرآنی ہمارے سامنے ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کی بجا آوری کو اپنا وطیرہ بنائے رکھا، اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کے خوف و خطر کو امن و امان سے بدل دے گا۔'' (النور:۵۵) اور فرمایا:

''اور ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین کی سلطنت کے وارث ہوں گے۔'' (الأنبیاء:۱۰۵)

جبکہ اس کے برعکس انسان جب راہِ ہدایت سے فرار اختیار کرتے ہوئے بغاوت و سرکشی پر اتر آتا ہے اور بدعملی کا مظاہرہ چہار سو ہونے لگتا ہے تو پھر تمام معاشرہ شیطان کے زیر تسلط آ جاتا ہے جو انہیں نا صرف گمراہ کرتا ہے بلکہ انسان کا سکون و چین بھی چھن جاتا ہے:

﴿وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾ (الزخرف:۳۶)

''اور جو شخص رحمان کی یاد سے غفلت برتے، ہم اس پر شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔''

گویا تقویٰ کی صفت سے متصف ہونا انسان کو باوقار بناتا ہے اور اپنی جنس عمل کو اسلام اور قرآن کے مقرر کیے ہوئے ترازو میں تولنا ایک پاکباز و خوش و خرم زندگی کی ضمانت اور پر امن حکومت کی علامت ہے۔ اگر حضرت انسان کے قدم جادۂ حق سے پھسل گئے ہیں تو بروقت سنبھلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

درس حدیث

قضائے حاجت کے آداب

گزشتہ درس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھی جائے اور فارغ ہو کر بیت الخلاء کے باہر آ کر بھی دعا پڑھی جائے۔

دیگر آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ عام لوگوں سے چھپ کر قضائے حاجت ہو۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلتے گئے حتیٰ کہ مجھ سے کسی اوٹ میں چھپ گئے پھر اپنی حاجت پوری فرمائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب دو بندے بول و براز کیلئے جائیں تو وہ ایک دوسرے سے چھپ جائیں اور دورانِ قضائے حاجت آپس میں باتیں نہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے ناراض ہو جاتا ہے، یہ کیفیت فصلوں، کھیتوں اور جنگلوں میں سامنے آتی ہے اسی طرح رات کی تاریکی میں عورتیں مل کر قضائے حاجت کے لئے آبادی سے باہر میدان یا کھیت میں جاتی ہیں تو وہ قریب قریب بیٹھ جاتی ہیں اور آپس میں باتیں بھی کرتی رہتی ہیں یہ عمل خلاف شریعت ہے۔ قضائے حاجت کے دوران اپنا منہ یا اپنی پشت قبلہ کی جانب نہ کی جائے بلکہ شمال یا جنوب کی طرف منہ کر کے بیٹھے، یہ حکم بھی میدان اور کھیت کے لئے ہے گھروں اور آبادیوں میں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ بیت المقدس کی طرف یعنی قطب ستارے کی طرف قضائے حاجت کے وقت نہیں بیٹھتے یہ بے اصل بات ہے اس کی کوئی دلیل کتاب و سنت میں نہیں ہے۔ غسل خانوں میں پیشاب کرنے سے گریز کیا جائے ہاں اگر پختہ نالی یا گٹر کی سہولت ہے تو کوئی حرج نہیں، چلتے یا کھڑے پانی میں بھی پیشاب نہ کیا جائے۔ پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ پاخانہ اور پیشاب سے فارغ ہو کر اگر ممکن ہو تو مٹی کے تین ڈھیلے استنجاء کے لئے استعمال کئے جائیں بعد میں پانی سے دھویا جائے، اگر مٹی میسر نہ ہو تو ٹشو پیپر استعمال کیا جائے اگر کچھ بھی میسر نہیں تو پانی سے خوب مل کر دھو لیا جائے اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو صابن سے دھویا جائے اگر صابن میسر نہیں تو تین بار اپنے ہاتھ کو مٹی پر رگڑ لیا جائے تا کہ غلاظت باقی نہ رہے اور ناپسندیدہ بو ختم ہو جائے۔ قضائے حاجت کے دوران کسی قسم کی گفتگو نہ کی جائے نہ ہی سلام کا جواب دیا جائے حتیٰ کہ اگر اذان شروع ہو جائے تو اذان کا جواب بھی نہ دے، پیشاب کرنے کے لئے نرم زمین تلاش کرے تا کہ سخت چٹان پر پیشاب کرنے سے جو چھینٹے جسم پر پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے وہ نہ رہے نرم زمین پیشاب کو جذب کر لیتی ہے۔

احوال واقعی!

اس میں شک نہیں کہ حکومت کو بہت سے مسائل ورثہ میں ملے ہیں، تاہم ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت کو وقت درکار ہے۔ چند ایک مسائل ایسے ہیں جنہوں نے حکومت اور عوام کو بیحد متوجہ کر رکھا ہے۔ عوامی یا خصوصی اجتماعات ہوں، اخبارات اور ٹی وی چینلز ہوں، ان کے تذکرہ سے خالی نہیں۔ وہ پرویز مشرف پر مقدمات، سعودی عرب کی طرف سے ڈیڑھ ارب ڈالر کی خصوصی امداد اور طالبان سے مذاکرات کے مسائل ہیں۔ **اوّلاً** جنرل (ر) پرویز مشرف سے متعلق بات کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر لوگ ایک آمر کی سیاہ کاریوں سے بخوبی آگاہ ہوں مگر وہ شخص کسی خوش فہمی کی بنا پر مستقبل کے سنہری محل تعمیر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کی عقل پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔ پرویز مشرف اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ اس نے ملک کی بڑی خدمت کی ہے۔ لوگ ہار لئے ائیرپورٹ پر اس کا والہانہ استقبال کریں گے۔ حالانکہ اس کے بہی خواہوں نے اسے آنے سے روکا تھا مگر تقدیر کشاں کشاں یہاں لے آئی۔ اب وہ مقدمات سے دوچار ہیں اور ملک سے باہر جانے کے لئے بیحد پریشان ہیں۔

حقیقی بات یہ ہے کہ پرویز مشرف قومی مجرم ہے۔ قوم اس کے لئے عدالتی فیصلے کی منتظر ہے۔ اس سلسلے میں کسی ملک کو مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ پرویز مشرف کے چنگیزی ''کارنامے'' نہیں بھلائے جا سکتے۔ اسے جامعہ حفصہ، اکبر بگٹی اور بے نظیر قتل کے مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پرویز مشرف نے سرِعام کہا ہے کہ اسے لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر آپریشن اور اکبر بگٹی کے قتل پر کوئی شرمندگی نہیں، امریکی ڈالروں کے عوض لاپتہ کئے جانے والے والدین کے ہزاروں لخت جگر کیسے فراموش کئے جا سکتے ہیں؟ پاکستان جن امریکی مظالم کا شکار ہے اس کی بنیاد پرویز مشرف کے دور میں رکھی گئی۔ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں ایٹم بم بنانے کی سزا ٹیلی ویژن پر ناکردہ گناہ کی معافی مانگنے کی صورت میں دی گئی۔ ڈاکٹر عافیہ کو امریکہ کے حوالے کیا گیا، بلوچستان میں فوجی آپریشن کئے گئے، اسی طرح خیبر پختونخواہ میں فوجی آپریشن کے ذریعے اپنے ہی بے گناہ شہریوں کو اپنی ہی گولیوں سے چھلنی کیا جاتا رہا۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز قرار دے کر متعارف کرانے کی ناپاک جسارت بھی اسی کے دور میں ہوئی۔ سب سے بڑھ کر آئین کو توڑا، ججز کو معطل کر کے نظر بند کئے رکھا اور ان کی تضحیک کی گئی۔ اس کے جرائم کی فہرست بڑی طویل ہے۔ 12 مئی 2007ء کو کراچی میں 48 بے گناہ اہل وطن کا ناحق خون بہایا گیا۔ پرویز مشرف نے اسلام آباد کے جلسہ عام میں مکہ لہراتے ہوئے اسے طاقت کا مظاہرہ قرار دیا۔ یاد رہے کہ اس جلسۂ عام کا اہتمام گجرات کے چودھری برادران نے کیا تھا۔ جس میں چودھری پرویز الٰہی نے کہا تھا کہ ہم پرویز مشرف کو بارہ دفعہ بھی وردی میں صدر منتخب کرائیں گے۔

پرویز مشرف نے ''سب سے پہلے پاکستان'' کہہ کر وطن کو اسلام پر ترجیح دی اور وہ دوقومی نظریہ کی نفی بھی کرتے رہے۔ پھر مقبوضہ کشمیر میں تحریکِ حریت کو دہشت گردی قرار دے کر مجاہدین کے حوصلے پست کرتے رہے نیز بیک ڈپلومیسی کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو سمجھانے کی بجائے الجھا دیا۔ قوم کو مکہ دکھانے والا جرنیل (ر) اب مقدمات کا سامنا کرنے سے کیوں گھبراتا ہے۔ تین ماہ ہسپتال میں علالت کے بہانے بیٹھا رہا۔ جو کہا کرتا تھا کہ میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اب اپنی والدہ کی علالت کے بہانے باہر کیوں جانا چاہتا ہے جبکہ حکومت ان کی والدہ کو بحفاظت یہاں لا کر علاج کرانے کے لئے تیار ہے۔ پرویز مشرف کے خلاف غداری (آئین شکنی) کے مقدمہ میں عدالت نے فردِ جرم عائد کر دی ہے۔ انہیں ہسپتال سے ان کے فارم ہاؤس منتقل کر دیا گیا ہے اور ان کا نام ای سی ایل سے نکالنے کے لئے ان کے وکلاء کی درخواست حکومت نے مسترد کر دی ہے۔ اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ ججز کی نظر بندی کیس میں مشرف کے خلاف چوتھا عبوری چالان تیار ہے جو عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ بہرحال مشرف پر عائد مقدمات کے بارے میں عوام جلد فیصلے کے منتظر ہیں۔ ان کی سکیورٹی پر کروڑوں روپیہ صرف ہو رہا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ انہیں اپنے محل کی بجائے سرکاری گھر (جیل) میں رکھا جائے اور وہاں مناسب سہولتیں دی جائیں تا کہ مقدمہ پر اخراجات کم ہو سکیں۔ اگر مسٹر بھٹو، میاں نواز شریف اور مسٹر زرداری کو جیل میں رکھا گیا تھا تو مشرف کو کیوں نہیں؟ ہماری رائے میں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
غیر فطری بدکاریوں کی سنگینی (خطبہ حرم)	6
ماں باپ کی دعائیں.....	10
اسلام میں انسانی حقوق کا تصور	12
افغانستان میں امریکی شکست	15
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور فتنہ قادیانیت	16
ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے	19
یادِ رفتگان	20
اخبار الجماعۃ	21

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اگر یہ کیس اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے تو آئینی و جمہوری نظام یقیناً مستقل بنیادوں پر مستحکم ہوگا اور آئندہ کوئی طالع آزما آئینی، جمہوری اور منتخب نظم کی بساط لپیٹنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ آخر میں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پرویز مشرف دینی اقدار کو پامال کرتا رہا۔ لادینی افکار کو فروغ دیتا رہا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ پرویز مشرف کو قانون و آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے عبرت کا نشان بنایا جائے۔

ثانیاً: سعودی عرب نے پاکستان کو جو ڈیڑھ ارب ڈالر کی خصوصی امداد مہیا کی ہے اپوزیشن کے بعض کم فہم لیڈروں نے اس پر واویلا شروع کر دیا تھا اور کئی لایعنی مفروضے قائم کر لئے تھے۔ سعودی عرب کے اعلیٰ ترین قائدین اور بحرین کے بادشاہ کی پاکستان آمد پر ان لیڈروں نے بلاوجہ افواہ بھی پھیلائی کہ سعودی عرب نے شام میں حکومت کے خلاف چلنے والی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پاکستان سے فوجی دستے طلب کئے ہیں۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے میانوالی کی ایک تقریب میں واضح طور پر اعلان کر دیا تھا کہ پاکستان سے کسی نے نہ تو فوج مانگی ہے اور نہ ہی پاکستان شام یا بحرین کے لئے اپنے فوجی دستے بھجوا رہا ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ سعودی عرب، پاکستان کا اسلامی برادر اور محسن ملک ہے اور پاکستان کے اس کے ساتھ دیرینہ تعلقات دینی بھائی چارہ، عوام سے بے لوث محبت اور پاکستان کے استحکام پر مبنی ہیں۔ اس ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد پر بدخواہوں کو چیں بجبیں نہیں ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مخلصانہ امداد سے پاکستان کی معیشت کو بڑا سہارا ملا ہے، ڈالر 111 روپے سے 98 روپے تک آ گیا ہے۔ روپے کی قدر میں اضافہ ہوا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کے مشکل حالات میں اس کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا اور پہلا ایٹمی اسلامی ملک ہونے کا اعزاز حاصل کیا اس پر یورپ، امریکہ اور اس کے اتحادی ملکوں نے پاکستان پر بہت سی پابندیاں عائد کر دیں، اس وقت یہ ہمارا خیرخواہ ملک سعودی عرب ہی تھا جو ہمیں بلامعاوضہ پٹرول مہیا کرتا رہا۔ اور عرب بھائیوں اور حکومت سعودیہ کو پاکستان کی مشکلات کا احساس دامن گیر رہا اور انہوں نے کسی تعاون سے گریز نہیں کیا۔ ایسی صورت حال میں بعض اپوزیشن عناصر کو سعودی عرب کے بارے میں ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے باہمی تعلقات پر کوئی حرف آنے کا اندیشہ ہو۔ مسٹر زرداری دور میں اس کی حکومت نے سعودی عرب کے ساتھ جس سردمہری کا ثبوت دیا، وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ سعودی عرب ہمارا مخلص اور بااعتماد دوست ملک ہے۔ اب باہمی تعلقات مزید مستحکم ہوتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

ثالثاً: طالبان سے مذاکرات کا مسئلہ ہے۔ حکومت اور طالبان کے درمیان مذاکرات کے ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔ ایک دوسرے کے بارے میں بعض اندیشے بھی دور ہو گئے ہیں۔ ضروری وضاحتیں اور یقین دہانیاں بھی ہو چکی ہیں۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں عوام کو بہت جلد خوشخبری دیں گے۔ خدا کرے یہ وقت جلد آ جائے۔ اس پر پھر کسی وقت بات ہوگی۔ ان شاء اللہ

سعودی عرب کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کرنے والے احسان فراموش ہیں، یہ عناصر اسلام سے مخلص ہیں نہ پاکستان سے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

4 اپریل 2014ء، لاہور ( ) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ سعودی عرب کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کرنے والے احسان فراموش ہیں یہ عناصر اسلام سے مخلص ہیں اور نہ پاکستان سے، ہم انکا بھرپور مقابلہ کریں گے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے ریاض سے مرکزی ناظم اعلی حافظ عبدالکریم سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ ماضی میں امریکی ڈالروں کے ذریعے ملک کی سلامتی کے سودے ہوتے رہے، لوگوں کی زبانیں گنگ رہیں، اب اگر برادر اسلامی ملک سعودی عرب نے پاکستان کو ڈیڑھ ارب ڈالر امداد دی ہے تو انکی زبانیں کھل گئی ہیں۔ وہ بالکل بھول گئے ہیں کہ پاکستان کی ہر مشکل گھڑی میں سعودی عرب نے ہماری امداد کی ہے۔ مساجد اور ویلفیئر کے ادارے بنانے پر سعودی عرب پر تنقید کرنے والوں کو یہاں عیسائی مشنری ادارے، مغرب نواز این جی اوز اور انکی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیاں کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟ سعودی عرب عالم اسلام کی وحدت کا مرکز ہے، سعودی عرب پاکستان کے استحکام کو عالم اسلام کا استحکام سمجھتا ہے۔ ہم مغرب نواز اور امریکی استعمار کے ایجنڈے پر کام کرنے والے مذہبی بہروپیوں کو بے نقاب کریں گے۔ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کے بعض مذہبی بہروپیوں نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمے کے نام پر امریکہ سے ڈالر لیے۔ مرکزی ناظم اعلی حافظ عبدالکریم ایم این اے نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان یک جان دو قالب ہیں، انکے درمیان فاصلے پیدا کرنے والے ناکام ہوں گے اور ہم ان کا ہر سطح پر مقابلہ کریں گے۔

پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے والی ہر قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے

5 اپریل 2014ء، لاہور ( ) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلی رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ سندھ اسمبلی کی اسلامی نظریاتی کونسل کیخلاف قرارداد آئین سے انحراف ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جسے 1973 کے آئین میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے۔ مرکزی دفتر میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے والی ہر قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل میں تمام اسلامی مکاتب فکر کے علمائے کرام مل کر قرآن و سنت کی رو سے تجاویز مرتب کرتے ہیں۔ انکی تجاویز سے اختلاف کیا جاسکتا ہے مگر اس ادارے کے خاتمے کا مطالبہ غیر سنجیدہ اور غیر منطقی ہے۔ سندھ اسمبلی نے اسلامی نظریاتی کونسل کو تحلیل کرنے کی سفارش کر کے نظریہ پاکستان کی نفی کی ہے۔ اسمبلیوں کا آئینی فرض ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کا تحفظ کریں۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو ہر شعبے میں مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا دینی مشاورت کے لیے کونسل کا قیام بھی ضروری ہے تاہم معاشرتی ضرورتوں کے مطابق اس کے ڈھانچے میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لبرل عناصر اسلامی شعار کو نشانہ بنا رہے ہیں جو کہ نامناسب طرز عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل ایک اہم ادارہ ہے اس کی تشکیل نو پر بات کی جاسکتی ہے، اس میں ایسے علمائے کرام کو شامل کیا جاسکتا ہے جو صحیح معنوں میں دینی خدمت کا شوق اور معاشرتی وعصری تقاضوں کا ادراک بھی رکھتے ہوں۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

شرعی حق مہر

سوال مجلسِ نکاح میں شرعی حق مہر کا ذکر ہوتا ہے، اس سے کیا مراد ہے، شریعت میں کم از کم حق مہر کی کیا مقدار ہے، وضاحت کریں؟؟

جواب شریعت مطہرہ میں حق مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں جسے شرعی مہر قرار دیا جا سکے۔ ہر وہ چیز جس کا مرد مالک ہے اسے حق مہر کے طور پر مقرر کرنا جائز ہے، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر حق مہر کم ہوگا تو نکاح میں برکت اور میاں بیوی کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

''سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں مشقت اور خرچ کم ہو۔'' (مسند امام احمد ص ۸۲ ج ۶)

ایک اور روایت بایں الفاظ ہے: ''بہترین نکاح وہی ہے جو زیادہ آسانی والا ہو۔'' (ابوداؤد، النکاح: ۲۱۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے ایک تنگ دست صحابی کو لوہے کی انگوٹھی لانے کے متعلق فرمایا تھا تاکہ اسے عورت کا حق مہر مقرر کیا جا سکے۔ (بخاری، النکاح: ۵۱۲۶)

پھر آپ نے اس کا نکاح قرآن کی چند سورتوں کے عوض کر دیا جو اسے زبانی یاد تھیں تاکہ وہ اپنی ہونے والی بیوی کو پڑھا دے۔ مہر زیادہ ہونے کی صورت میں بہت زیادہ مفاسد کا اندیشہ ہے۔ سب سے زیادہ نقصان یہ ہے کہ معاشرہ میں جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی معطل ہو کر رہ جائے گی کیونکہ ہر آدمی میں زیادہ حق مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا حق مہر پانچ صد درہم تھا، جیسا کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے حق مہر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بارہ اوقیہ اور نش تھا، میں نے عرض کیا کہ نش کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آدھا اوقیہ''۔ (ابوداؤد، النکاح: ۲۱۰۵)

. ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں فرمایا: ''خبردار! عورتوں کے بھاری بھاری حق مہر نہ باندھا کرو، اگر یہ چیز اللہ کے ہاں تقویٰ اور دنیا میں عزت کا باعث ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس میں سب سے آگے ہوتے، رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی یا اپنی لڑکی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر نہیں باندھا۔ (ترمذی، النکاح: ۱۱۱۴)

ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں مسنون حق مہر پانچ صد درہم ہے، تاہم حسب توفیق زیادہ مہر دینے میں چنداں حرج نہیں، جیسا کہ قرآن میں ہے: ''اور اگر تم نے ان عورتوں کو خزانہ بھی بطور حق مہر دیا ہو تو اس سے (طلاق کے وقت) کچھ واپس نہ لو۔'' (النساء: ۲۰)

شاہ حبشہ نجاشی نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے چار ہزار درہم مہر دیا تھا۔ (ابوداؤد، النکاح: ۲۱۰۷)

لیکن دکھاوے اور ریاکاری کے طور پر زیادہ مہر مقرر کر لینا یا کروا لینا اور پھر اسے ادا نہ کرنا یکسر غلط ہے، اسی طرح وسعت ہونے کے باوجود برائے نام مہر مقرر کرنا بھی درست نہیں۔ حق مہر کم یا زیادہ طاقت کے مطابق ہونا چاہیے اور اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے، اس سلسلہ میں اگر کوئی دوسرا کفیل بن جائے تو بھی درست ہے بلکہ نیکی میں تعاون ہے۔ (واللہ اعلم)

زیادہ افراد پر مشتمل بارات اور پرتکلف ولیمہ

سوال ہمارے معاشرہ میں شادی کے موقع پر بہت اسراف سے کام لیا جاتا ہے، پہلے تو بارات میں بہت سے افراد کو دعوت دی جاتی ہے پھر ولیمہ کے موقع پر بھی انواع و اقسام کے کھانے تیار کئے جاتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت واضح کریں؟؟

جواب اسلام ہر کام میں اعتدال کو پسند کرتا ہے جیسا کہ اخراجات کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔'' (بنی اسرائیل: ۲۹)

اس آیت کریمہ میں اخراجات کے متعلق ہدایات ہیں کہ انسان نہ تو بخل سے کام لے کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت پر بھی خرچ نہ کرے اور نہ اس سلسلہ میں حد سے تجاوز کرے کہ اپنی وسعت اور گنجائش کو دیکھے بغیر بے دریغ خرچ کرتا رہے۔ صورت مسئولہ انتہائی تکلیف دہ ہے، شادی یا غمی کے موقع پر اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو کسی اہم مقصد

کے بغیر جمع کرنا کوئی سنت نہیں، اس میں اپنی دولت مندی کا اظہار اور محض نمود ونمائش ہے۔ ایک چھوٹی سی بستی مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی لیکن کائنات میں سب سے زیادہ محبوب رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق کوئی خبر نہ دی گئی، شادی کے اگلے دن رسول اللہ ﷺ نے زعفران کے زرد نشانات دیکھے تو پوچھا، عبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک عورت سے شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔'' (نسائی، النکاح: ۳۳۷۵)

اسلام میں بارات کا کوئی تصور نہیں، متعدد حضرات وخواتین پر مشتمل لمبی چوڑی بارات گویا ہم کوئی قلعہ فتح کرنے جا رہے ہیں۔ پھر ان کی پرتکلف دعوت، بے پردگی، بے ہودگی، موسیقی، اسی طرح ولیمے میں انواع واقسام کے کھانوں کی بھرمار اور دیگر رسومات، اسلام کے مزاج کے خلاف ہیں، اس اسراف وتبذیر اور فضولیات کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو پرتکلف ولیمہ کا اہتمام کیا جس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا، جس قدر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر کیا تھا، اس میں' آپ نے ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔'' (بخاری، النکاح: ۵۱۶۸)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مدّ جَو کے ساتھ کیا۔ (بخاری، النکاح: ۵۱۷۲)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ستّو ہی پیش فرمائے تھے۔ (بخاری، النکاح: ۵۱۶۹) بہرحال خوشی کے موقع پر جو تقریبات کی جاتی ہیں، ان پر ہمیں نظر ثانی کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

بیوی کے والدین کی عزت

سوال میں شادی کے بعد ایک ذہنی تکلیف میں مبتلا ہوں کہ میرے شوہر، میرے والدین کا احترام نہیں کرتے بلکہ ان کا نام بڑی حقارت سے لیتے ہیں، بعض اوقات سوچتی ہوں کہ ایسے خاوند کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ دوں، اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں؟؟

جواب والدین کا اولاد پر بہت احسان ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان سے حسن سلوک کو فرض قرار دیا ہے۔ بیوی کے ذمے خاوند کا بھی بہت حق ہے بلکہ خاوند کا حق سب حقوق سے بڑا ہے، لہٰذا ان دونوں کے حقوق میں سے کسی ایک کے حق میں بھی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ جب بیوی دیکھے کہ اس کا خاوند اس کے والدین کے حق میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے اسباب پر غور کرنا چاہئے، اگر والدین کا اس میں قصور ہے تو بڑے ادب واحترام کے ساتھ والدین سے بات کرنی چاہئے اور اگر خاوند کی غلطی ہے تو اپنے خاوند کو اچھے انداز سے سمجھانا چاہیے اور اسے باور کرایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''اور تم اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے طریقے سے بود وباش اختیار کرو۔'' (النساء: ۱۹)

اس آیت کریمہ میں بیوی کے والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا شامل ہے کیونکہ اس سے بیوی خوش ہوگی اور بیوی کے والدین کو تکلیف نہیں دینا چاہئے کیونکہ انہیں بُرا بھلا کہنے سے بیوی کو بھی تکلیف ہوگی۔ حدیث میں ہے: ''اور وہ بہترین چیز جس کی وجہ سے کسی کی عزت کی جائے، اس کی بیٹی یا بہن ہے۔ (نسائی، النکاح: ۳۳۵۵)

کسی کو بیٹی یا بہن کا نکاح دینا بہت بڑا احسان ہے، اس حدیث کے پیش نظر بیوی کے ماں باپ اور بھائی کا احترام لازم ہے۔ بیوی کا باپ، خاوند کا بھی باپ ہے، اس کا احترام اسی طرح ضروری ہے جس طرح حقیقی باپ کا احترام کیا جاتا ہے۔ عام طور پر آدمی کے تین باپ ہوتے ہیں جو واجب الاحترام ہیں: پہلا حقیقی والد، دوسرا استاد اور تیسرا سسر۔ اسی طرح بیوی کی والدہ کا بھی احترام ضروری ہے، اس بناء پر تو اس سے نکاح حرام کر دیا گیا ہے اور اس سے پردہ نہیں رکھا گیا۔ بہرحال اس سلسلہ میں عورت کو انتہائی فراست اور عقلمندی سے کام لینا ہوگا، جذبات میں آکر کوئی بھی غلط اقدام نقصان دہ ہے۔ ہاں اگر والدین اپنی بیٹی کو کوئی حکم دیں اور خاوند نے بھی اسے کسی بات کے متعلق کہا جو والدین کے حکم کے مخالف ہے تو اس صورت میں خاوند کا حکم مقدم کیا جائے کیونکہ شریعت میں خاوند کا حق زیادہ بڑا ہے۔ لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ والدین کی نافرمانی کی جائے اور نہ ہی ان کے حقوق ادا کئے جائیں، خاوند کے حق کو مقدم رکھنا صرف تعارض کی صورت میں ہے۔ (واللہ اعلم)

ضروری وضاحت

☆ کچھ خواتین وحضرات زندگی سے متعلقہ مسائل پوچھنے کے بجائے خوابوں کی تعبیر پوچھتے ہیں، ان سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ تعبیر کے متعلق ہماری طرف رجوع نہ کیا جائے۔

☆ موبائل پر میسج کے ذریعے جواب طلب سوالات بھی آتے ہیں، اس کے متعلق عرض ہے کہ میسج کے ذریعے جواب دینے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں۔

☆ کچھ حضرات بذریعہ خط جواب طلب کرتے ہیں، ان سے گزارش ہے کہ جوابات صرف ''اہل حدیث'' میں دیئے جاتے ہیں، الگ جواب دینے پر اصرار نہ کریں۔

☆ رات گئے تک سوالات کا سلسلہ چلتا رہتا ہے، موبائل پر رات دس بجے کے بعد سوالات نہ پوچھے جائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

غیر فطری بدکاریوں کی سنگینی

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

لوگو! میں تمہیں اور خود کو اللہ کے ڈر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کی رحمت کے امیدوار! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے۔

قیامت کا دن حسرتوں کا دن ہوگا، میدانِ حشر میں دلدوز چیخیں ہوں گی، پل صراط پر پھسل کر گرنے کے مناظر ہوں گے اور ظلم اس روز کئی اندھیرے تان دے گا اور جب نیکیوں اور بدیوں کی روبکاری ہوگی تو کوئی ہول سا ہول ہوگا!؟ پھر جسے آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ یقیناً کامیاب ہو گیا اور بلند درجات سے ہم کنار ٹھہرا۔ اس لیے اے بندۂ الٰہ! اللہ سے ڈرتا رہ، نصیحتوں کا فائدہ تو تبھی ہے کہ ان پر عمل کیا جائے۔

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُواْ مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتاً ○ وَإِذاً لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْراً عَظِيماً ○ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً ○ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقاً﴾ (النساء:۶۶-۶۹)

''حالانکہ جو نصیحت انہیں کی جاتی ہے، اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ جب یہ ایسا کرتے تو ہم انہیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے، اور انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتے۔ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔''

اے اہل اسلام! بلاشبہ اللہ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت کھاتا ہے۔ اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اس کے حرام کیے ہوئے کاموں سے باز رہے۔ اسی لیے اللہ نے بے حیائی کے کام بھی حرام قرار دیئے ہیں۔

بخدا! ایک نیک اور غیرت مند مسلمان تو کجا، ایک شریف مرد اور عورت کا بھی سب سے پاکیزہ وصف غیرت ہے۔ رہا دیوّث تو اس کا غیرت سے کیا ناتا! وہ تو غیرت اور شرافت سے محروم ہو کر انسانیت کی بدبختی اور وبال اور معاشروں کے زوال اور فساد کی علامت بنتا ہے۔

ہاں، اللہ کے بندو! جب کوئی معاشرہ اپنے نظامِ اخلاق اور پاکیزہ ضوابط پر پوری استقامت سے گامزن ہو، اپنے اور اپنی امت کے شرف کے لیے غیرت مند ہو اور اپنی من مانیوں پر اللہ کی رضا کو مقدم رکھے تو وہ زندگی کے تمام دھاروں میں راہِ کامرانی پر چل نکلتا ہے اور راہِ ارتقاء کی بلندیاں اس کا مقدر بنتی ہیں۔

آبرو کی حفاظت سے دین کی خوشنمائی اور انسانیت کا جمال نکھرتا ہے اور اسے خاک میں ملانے اور پامال کرنے سے انسان حیوانوں کی سی درندگی کے گہرے گڑھوں میں جا گرتا ہے۔ جو شخص غیرت سے محروم ہو، زندگی کی رعنائی سے محروم ہوتا ہے، غیرت صرف شریف مردوں اور عورتوں ہی کے ماتھے کا جھومر بنتی ہے۔

اے اہلِ سلام! عصر حاضر کے لوگ ایک ایسی تباہ کن کج روی سے دوچار ہیں جو انسان کو انسانیت سے اور ان تمام اوصاف سے عاری کر دینا چاہتی ہے جو اس کے لیے باعث شرف ہیں اور جس کی وجہ سے اللہ نے اسے بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

جو چیز زیادہ پریشان کن اور ہولناک ہے وہ اس کج روی میں پائی جانے والی وہ للکار ہے جسے تنظیمیں، قوانین اور دستور بلند سے بلند تر کر رہے ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ ان افعال پر اپنی قانون سازی اور حیا باختگی کی عمارت کھڑی کر دیں جنہیں نہ صرف اللہ نے اور سارے دینوں نے حرام قرار دیا ہے بلکہ سلیم فطرتیں اور پاکیزہ نفوس بھی ان سے گھن کھاتے ہیں۔

اللہ کے بندو! جانتے ہو کہ میرا مقصود کیا ہے؟ یہ اغلام بازی، طبق زنی اور ہم جنس پرستی ہے۔۔! جس کے اور بھی کئی ایک ایسے نام ہیں جنہیں ایک شریف اور حیا دار آدمی بولنا تو درکنار، سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔

یہ ایسا فتنہ، ایسی آزمائش اور ایسی بے حیائی ہے جو روگی دلوں میں اپنا ٹھکانا بناتی ہے۔ ذلت کی زندگی جینے والے، اپنی خواہشوں کے پجاری اور میانہ روی کی راہ چھوڑ کر اپنی راہیں چلنے والے، ایک ایسی کج روی جو انسان کو انسانیت کے اس جوہر سے محروم کر دیتی ہے جو اللہ نے اسے عطا کیا ہے، حتی کہ ایک جنگلی درندہ بھی اس راہ پر چلنا گوارا نہیں کرتا۔

بلکہ ایسے آدمی کو ٹیڑھی فطرت والا کہنا چاہیے۔ جب فطرت ہی ٹیڑھی ہو جائے تو آدمی کا دل، کردار اور چلن سب کچھ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر گندگی اسے بھاتی ہے اور اس کی حالت، اس کی گفتار اور اس کا کردار سب کچھ بگڑ جاتا ہے۔

اللہ معاف کرے! اغلام بازی ایک ایسا فعل ہے جس کا ارتکاب کرنے والے دونوں افراد پریشانی، دکھ اور رسوائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، سینہ تاریک ہو جاتا ہے، نفس درندگی کا لباس پہن لیتا ہے۔ یہ فعل اپنے گناہگار پر ایک ایسی علامت کی صورت میں نمایاں ہو جاتا ہے کہ جسے ادنیٰ سی فراست رکھنے والا آدمی بھی پہچان جاتا ہے۔

بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ اس کا ارتکاب کرنیوالے دونوں آدمی حالت کے ایسے بگاڑ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جس کے بعد سدھار کی کوئی امید نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ آدمی اللہ کی توفیق سے سچی توبہ کر لے۔ یہ ایسا فعل ہے جو حیا کا خاتمہ کر ڈالتا ہے حالانکہ حیا ہی میں آدمی کی اور دلوں کی زندگی مضمر ہے۔ حیاء سے عاری شخص گندگی پسند کرتا ہے، اچھائی سے گھن کھاتا ہے، اس کے چہرے سے رونق اڑ جاتی ہے اور پھر بگاڑ اور کج روی جیسی خصلتیں اس کے اندر ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

اللہ اپنے غضب سے محفوظ رکھے!

اے اہل اسلام! اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے پہلے دنیا میں کسی کو اس گناہ میں مبتلا نہیں کیا اور پھر انہیں سزا بھی ایسی دی کہ ان سے پہلے ویسی سزا کسی کو نہیں دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر سزا کی کئی صورتیں بیک وقت جمع کر دیں چنانچہ انہیں ہلاک کیا گیا، ان کے گھر پلٹا کر زمین پر مار دیئے گئے، انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا اور پھر آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا نشان عبرت بنایا کہ ان کے سو اکسی کو اس طرح عبرت کا نشان نہیں بنایا تھا کیونکہ وہ بہت بدتر جرم اور بڑے فساد کے مرتکب ہوئے تھے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''چونکہ قوم لوط کا جرم بہت بڑا تھا تو دنیا اور آخرت میں ان کو سزا بھی بہت بڑی دی گئی۔''

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بے حیائی کا ارتکاب کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اللہ کی لعنت ہو اس آدمی پر جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والا جرم کرے، اللہ کی لعنت ہو اس پر، اللہ کی لعنت ہو اس پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے (اسے امام احمد نے اپنی مُسند میں اور امام نسائی نے اپنی سُنن میں میں بیان کیا ہے۔ جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے اپنی مستدرک میں بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے بیان نہیں کیا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: ''جس کسی کو تم لوط علیہ السلام کی قوم والا جرم کرتے پاؤ تو کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔'' (احمد، ابوداؤد، نسائی)

اسی طرح سنن ترمذی میں ایک حدیث ہے جیسے امام ابن حبان رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی سند امام بخاری رحمہ اللہ کی شروط کے مطابق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوط علیہ السلام کی قوم کا فعل کرنے والا ملعون ہے۔'' (ترمذی)

احباب گرامی! اسی طرح ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر بھی غور کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق میں تمہارے لیے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن جب تم ان میں مبتلا ہو جاؤ گے تو ان کے خطرناک نتائج نکلیں گے: جو قوم کھلے بندوں اور سرعام بے حیائی کی مرتکب ہو گی، اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جائیں گی جو ان کے اگلوں میں نہیں گزری ہوں گی۔

اس حدیث کو سننے کے بعد عالمی اعداد و شمار پر بھی نگاہ دوڑاؤ جو بتاتے ہیں کہ ایڈز کی بیماری کا تناسب دوسروں کی بہ نسبت ان اغلام باز مردوں اور ہم جنس پرست عورتوں میں 68 گنا زیادہ ہے۔

اسی طرح جائزہ سے پتا چلتا ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں اغلام باز مردوں اور ہم جنس پرست عورتوں میں بہت ساری نئی وبائیں پھیل رہی ہیں اور دوسروں کی بہ نسبت ان میں پھیلنے والی نئی بیماریوں کا تناسب 68% ہے۔

یہ ہم جنس پرست جن بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں، ان میں جگر اور آنتوں کی بیماریاں اور اعصابی و نفسیاتی امراض کے علاوہ پریشانی، اضطراب اور احساس کمتری کی بیماریاں شامل ہیں جو کبھی کبھار خودکشی اور قتل تک پہنچا دیتی ہیں۔

یعنی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات کہی تھی کہ ''جب کوئی قوم سرعام اور کھلے بندوں بے حیائی کرے گی تو یہ سب کچھ ہو گا۔'' تو اس کا مطلب ہے کہ یہ معاملہ واقعی سنگین ہے۔

جی ہاں، اس برائی میں پائی جانے والی وہ بلند آہنگی اور للکار بہت ہی پریشان کن اور خطرناک ہے جسے تنظیمیں، قوانین اور دستور بلند سے بلند تر کر رہے ہیں جن کا مقصود یہ ہے کہ ان تمام افعال کو اپنی قانون سازی کے ذریعے جائز کر دیں جنہیں نہ صرف اللہ نے اور تمام دینوں نے حرام قرار دیا ہے بلکہ سلیم فطرتوں اور اعلیٰ اقدار کے لیے بھی یہ ناقابل قبول ہیں، یہ لوگ انہیں جائز قرار دینے کے لیے شریعت مطہرہ کی تعلیمات، اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ اوصاف اور بلند اقدار کو اپنی رعونت سے پامال کرتے ہیں۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ بدکاریوں کی جرأت آدمی کو قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی کرنے، مخلوق پر ظلم کرنے اور اہل و عیال و مال کو برباد کرنے پر بھی دلیر بنا دیتی ہے۔

اللہ کی پناہ! کیا آزادی کا یہی مفہوم ہے کہ حرام، برے اور غلط افعال کو برسر عام کیا جائے اور ان پر فخر و غرور کا اظہار کیا جائے۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ صحت کی ذمہ دار بین الاقوامی تنظیموں نے ان جرائم کی روک تھام کرنے یا ان سے منع کرنے کے بجائے ایسے طریقے ایجاد کیے جن کے ذریعے یہ اغلام باز مخنث اور ہم جنس پرست مکمل امن و اطمینان سے اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں حالانکہ صحت کی انہی تنظیموں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ طریقے ایڈز کے جراثیم کی کلی طور پر روک تھام کے لیے مؤثر نہیں ہیں۔

اس سے بڑی ذلت کی مار اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ انسانی حقوق کی پاسبانی کے بھی دعویدار ہیں اور دوسری طرف اسے ایک درندہ یا درندے سے بھی بدتر بنانے پر تلے بیٹھے ہیں۔ درندوں میں بھی کوئی ایسی جنس نہیں جس میں مذکر مذکر کے ساتھ اور مادہ مادہ کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرتی ہو۔

ٹیڑھی فطرت کے یہ لوگ آخر کس ہمدردی کے مستحق ہیں؟ بلکہ اللہ کی حرمتیں پامال کرنے والا، پاکدامنی کا قتل عام کرنے والا اور پاکیزگی کو روندنے والا شخص آخر کہاں کے حقوق رکھتا ہے؟ یہ تو گھٹا ٹوپ جاہلیت کی راہیں ہیں جن پر یہ چل نکلے ہیں۔

برادرانِ ایمان! جان لینا چاہیے کہ اس طرح کی گندگیوں اور بدکاریوں میں الجھنے کی ایک بڑی وجہ اللہ سے روگردانی ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار کو پہچان لے اور اس کی جانب دوڑے، تو پروردگار اسے پریشان خاطری سے نجات دے دیتا ہے، اس کا معاملہ سدھر جاتا ہے، اسے دلی سکون میسر آ جاتا ہے، اس کی فطرت سنور جاتی ہے اور اس کے کام بن جاتے ہیں۔

اسی طرح فراغت بھی ایسی گندگیوں میں الجھنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ابن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایسی بے حیائیوں میں صرف اوچھے اور بے کار لوگ ہی مبتلا ہوتے ہیں۔ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ عبادت

میں یا صنعت وتجارت میں مصروف آدمی ان بے حیائیوں کا ارتکاب کرے۔''

اسی طرح ایک دانشمند کا کہنا ہے:

''اس طرح کی بری خواہش فارغ آدمی پر حملہ آور ہوتی ہے۔ سب سے خطرناک فراغت یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ کی محبت سے، اس کے ڈر سے اور اس کے قرب اور عبادت کی لذت سے فارغ ہو۔ کیونکہ نفس فارغ نہیں بیٹھتا، یہ اگر مفید اعمال میں مشغول نہیں ہوگا تو لازمی طور پر نقصان دہ اعمال میں مصروف کار ہو جائے گا۔

اسی طرح بگڑے ہوئے ذرائع ابلاغ بھی ایسی برائیوں کی ایک بڑی وجہ ہیں کیونکہ یہ اپنی تصویروں، کہانیوں، ڈراموں اور کلمات واشارات کے ساتھ لوگوں کو بہکانے اور ذلت کی کھائیوں میں گرانے کے لیے نتیجہ خیز اثرات کے مالک ہیں اور لوگوں کو حیاء، عفت، غیرت، وقار، تہذیب اور وضعداری سے عاری کر دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں لغو کہانیوں، فحش مضامین اور بداطواروں اور اوباشوں کے حالات و واقعات پر مشتمل تحریروں کا چلن بھی عام ہے جنہیں یہ لوگ سسپنس اور جذبات کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بالغوں کے لیے ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ اس بگڑی ہوئی صحافت کی کڑی نگرانی کی جائے اور بے مقصد کہانیوں، بے سروپا تمثیلوں اور بے راہروی کو فروغ دینے والے قصوں کے ساتھ ساتھ غلیظ ہم جنس پرستی پر مشتمل اس سارے مواد کے سلسلے میں اس کے ساتھ کوئی نرمی نہ برتی جائے جسے یہ صحافت معمولی سمجھتی ہے اور پھیلانے میں لگی ہوئی ہے۔

اسی طرح بے پردگی، عریانی اور بناؤ سنگھار سمیت نظر بازی کی ترغیب دینے والے تمام امور بھی اس بے حیائی کا ایک بڑا سبب ہیں کیونکہ نظر بازی کو بدکاریوں کی ڈاک اور ابلیس کے زہریلی تیروں میں سے ایک تیر سمجھیے۔

وضعداری اپنانے اور تن ڈھانپنے کی تعلیم صرف دین اور اخلاق دیتے ہیں۔ غیرت تن پوشی اور وضعداری کے ساتھ چولی دامن کا ناتا رکھتی ہے جبکہ بے غیرتی عریانی اور بے پردگی سے لگا کھاتی ہے، غیرت حجاب کی ترغیب دیتی ہے تو بے غیرتی بے حجابی کی، بلکہ بے حیاؤں نے غیرت کو اپنی لذت کی بھینٹ چڑھا دیا اور عورتوں کو لباس اور پردے سے محروم کرنے کے لیے اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کے معاملے میں بھی بے غیرت ہو گئے۔

یہ بھی یاد رکھیے کہ ٹیلی فون، انٹرنیٹ اور ویب سائٹوں جیسے رابطے کے آلات کا غلط استعمال بھی اس بے راہ روی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جو برے کردار اور گفتار میں الجھانے اور خطرناک نتائج وعواقب کو ابھارنے کی وجہ بنتا ہے۔

اللہ کے بندو! جس شخص کی غیرت دین کے معاملے میں کمزور پڑ جائے تو اپنی آبرو کے معاملے میں اس کی غیرت کا سرد پڑ جانا یقینی ہے۔ بے حیاؤں نے ہانک لگائی کہ ذلت اور پستی کی ایک بڑی وجہ حجاب، پاکیزگی اور عصمت ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہر شے کو عریاں کر دیا اور ہر چیز کو جائز قرار دیا لیکن اس سے شہوتوں کے پیچھے دوڑنے اور حرام کاریوں میں اپنے جذبات کی تسکین ڈھونڈنے کی دیوانگی اور زیادہ بڑھی۔ چنانچہ پھر انہوں نے ہر اس چیز کو حلال کر ڈالا جسے اللہ نے حرام کیا تھا اور ہر اس شے کو حرام قرار دیا جسے اللہ نے حلال ٹھہرایا تھا۔ ان کا جنون یہاں تک بڑھا کہ عصمت وعفت اور حجاب کی روش پر چلنے والوں کو کہنے لگے کہ ''انہیں اپنی بستی سے نکال باہر کرو، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔''

﴿وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ○ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾ (عنکبوت: ۲۸-۳۰)

''اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ اُس نے اپنی قوم سے کہا تم تو وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ کیا تمہارا حال یہ ہے کہ مَردوں کے پاس جاتے ہو، اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرے کام کرتے ہو؟ پھر کوئی جواب اس کی قوم کے پاس اس کے سوا نہ تھا کہ انہوں نے کہا لے آ، اللہ کا عذاب اگر تو سچا ہے۔ لوط علیہ السلام نے کہا اے میرے رب، اِن مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

بے حیائیوں کا فروغ نعمتوں کے زوال اور آزمائشوں کی آمد کا ایک بہت بڑا سبب ہے، ان سے اللہ کی ناراضی اور پکڑ آتی ہے اور آفتیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ جس آدمی پر اللہ کی لعنت اور ناراضی آ جائے تو اس کے بارے میں کس خیر سے ہمکنار ہونے یا کس شر سے محفوظ ہو جانے کی توقع کی جا سکتی ہے؟ کیا زندگی ہے اس آدمی کی جس پر اس کا پروردگار ناراض ہو، جس سے وہ منہ پھیر لے اور اس کی جانب دیکھنا بھی گوارا نہ کرے۔

اللہ کے بندو! جہاں تک ان بدکاریوں اور بے حیائیوں سے محفوظ رہنے کے اسباب وذرائع کا سوال ہے تو ان میں سے سب سے پہلا یہ ہے کہ اللہ کے لیے اخلاص اپنایا جائے، اس کے حضور آہ وزاری کی جائے اور اس کی جناب میں پناہ مانگی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾ (یوسف: ۲۴)

''ایسا ہوا، تاکہ ہم اس سے بدی اور بے حیائی کو دور کر دیں، درحقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر بندہ اخلاص کی لذت سے آشنا ہو جائے تو اس کے لیے اس سے زیادہ شیریں، لذیز، خوش کن اور مفید چیز اور کوئی نہیں ہوگی۔''

کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اخلاص کی بدولت ایسی تمام بدکاریوں سے اور بدکار لوگوں سے بچاتا ہے جو اسے ناپسند ہیں۔

اسی طرح اپنی نگاہ پست رکھنا بھی ایسی بے حیائیوں سے محفوظ رہنے کا ایک بڑا وسیلہ ہے۔ نگاہیں نیچی رکھنے سے راحت اور سکون میسر آتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ (النور: ۳۶)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ

اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے۔''

چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کو تزکیۂ نفس کا ایک مضبوط ذریعہ بتایا ہے جبکہ تزکیۂ نفس سے آدمی ظلم، شرک، جھوٹ اور بدکاریوں سمیت بہت سارے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی کا فرمان ہے:

''جو آدمی اللہ کی حرام کی ہوئی جگہوں سے اپنی نگاہ بچا لیتا ہے، اللہ اس کے دل میں ایک نور پیدا کر دیتا ہے جس کی چاشنی اسے محسوس ہوتی ہے۔''

نگاہیں پست رکھنے سے تین نعمتیں ملتی ہیں: ایمان کی لذت اور مٹھاس، دل کا نور اور فراست اور شجاعت و بہادری۔

جنید بغدادی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ نظر کی حفاظت کے لیے کس بات سے مدد مل سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس بات سے کہ ''تیرے کسی چیز کو دیکھنے سے پہلے اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔''

اسی طرح بدکاریوں والے مقامات اور شک والی جگہوں سے دور رہنا بھی سیاہ کاریوں سے محفوظ رہنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اسی طرح مفید اعمال میں مشغول رہنا بھی بچاؤ کا ایک بڑا سبب ہے کیونکہ اگر فراغت پریشانیوں میں الجھاتی ہے تو مفید کاموں کی مصروفیت عمر کی برکت کا سبب بنتی ہے اور اس سے نیکی اور بھلائی پھیلتی ہے۔ جبکہ مفید کاموں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انہیں گننا اور شمار میں لانا ممکن نہیں۔ مثلاً اہل و عیال کی خدمت، طلب معاش، صنعت و تجارت اور اچھی صحبت وغیرہ۔

اسی طرح نیکیوں اور عبادتوں کے لیے سرگرم عمل رہنا بھی ایسی برائیوں سے محفوظ رہنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

''یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔''

اسی طرح زکوٰۃ کے متعلق فرمایا:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (التوبۃ: ۱۰۳)

''اے نبی ﷺ، تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ۔''

بالخصوص ذکر اذکار، دعاء و استغفار اور خوبصورتی سے عبادت کی ادائیگی میں خود کو مصروف رکھنا برائیوں سے بچنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کی زیادہ سے زیادہ حفاظت اور نگرانی کی جائے، ان کی اچھی تربیت کا اہتمام کیا جائے اور انہیں برے ماحول سے بچایا جائے۔

اللہ کے بندو! یا وہ گوئی اور بے حیائی کے علمبرداروں کی کوشش ہے کہ ان بے حیائیوں کے نام بدل کر انہیں نئے نام دے دیں تاکہ لوگ انہیں معمولی سمجھ کر قبول کر لیں اور ان کے خلاف اٹھنے والی آواز کو کوئی اہمیت نہ دیں۔

اس لیے امت کے علماء اور اہل فکر و دانش کی ذمہ داری ہے کہ امت کے بیداری کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ امت اسلامیہ کو آج سنجیدہ اقلام، راست مضامین اور مخلصانہ افکار کے ساتھ ساتھ بلند عزائم، پختہ ارادوں اور خوبیٔ گفتار کی بے پناہ ضرورت ہے۔

احبابِ گرامی! حرمین شریفین کی سرزمین مملکت سعودی عرب جس طرح امن و امان اور ایمان سے بہرہ مند ہے، وہ اللہ کی ایک نعمت ہے اور اس خطے کے باسیوں کے علاوہ یہاں آنے والے حاجیوں، معتمرین، زائرین اور دوسرے اہل اسلام کے لیے بھی خوشی کا باعث ہے۔

یہ مبارک خطہ شریعت الٰہی کی بنیاد پر قائم ہے، اللہ کی پختہ رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے، شریعت کی علمبرداری اور وطن اور معاشرے کے اتحاد و وحدت کے لیے پوری طرح حریص ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ایسا فرمانروا بھی عطا کیا ہے جو خدمت دین اور مفادات امت کے لیے کمر بستہ رہنے کے جذبے سے سرشار ہے اور حکمت، دور اندیشی اور موجودہ اور آئندہ حالات کے علم اور منصوبہ بندی سے پوری طرح بہرہ مند ہے۔

اس لیے تقویٰ اپناؤ اور اللہ کی نعمتوں اور نوازشوں پر اس کا شکر ادا کرو اور اللہ نے تمہیں پر امن ملک اور نیک قیادت کے صورت میں جو نعمتیں دی ہیں، ان کی حفاظت کرو۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلندی عطا فرما۔ شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دے اور سرکش و ملحد لوگوں کو اور دین و ملت کے تمام دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے۔ آمین!

بقیہ: افغانستان میں امریکی شکست

لئے پاکستان کے قدموں میں ہی ڈھیر ہو رہے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ افغانستان میں امریکی فوج کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی مگر یہاں ہونے والی پے در پے ناکامیوں، اموات کے لامتناہی سلسلہ اور اس کے نتیجہ میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے 70 ہزار فوجی واپس چلے گئے ہیں اور اب 30 ہزار فوجی افغانستان میں موجود ہیں۔

عالمی سطح پر دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیاں اور ابتر صورتحال بحیثیت مسلمان ہمارے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے اور باعث غور بھی، کیوں کہ یہود و نصاریٰ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست یا خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ اس حوالہ سے قرآن و حدیث میں واضح راہنمائی بھی موجو ہے مگر ہم پھر بھی خواب غفلت سے بیدار ہوتے نظر نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کل آبادی کا تیسرا حصہ ہونے کے باوجود آج دنیا میں مسلمان بدترین حالات کا شکار ہیں اور مسلم ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود پاکستان اقوام عالم میں تنہا نظر آتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان ممالک جس طرح ایک خدا، رسول اور قرآن پر پختہ یقین رکھتے ہیں اسی طرح وہ خالق کائنات کے حکم کے مطابق ہر قسم کی تفریق کو پس پشت ڈال کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں تو وہ وقت دور نہیں جب دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی ان کا مقدر بن جائے گی، پھر امریکہ اور اس کے حواری مسلمانوں کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ

اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن، اسلام آباد کا انتخاب

اراکین IIUI، A.S.F نے باہمی مشورہ سے سیشن 2014-15 کے لیے درج ذیل کابینہ تشکیل دی ہے۔

صدر: حافظ عبدالباسط چشتی 0333-3116565

جنرل سیکرٹری: ارسلان طارق، 0321-9509803

جوائنٹ سیکرٹری: جنید عبدالرحمٰن 0302-2763307

ناظم مالیات: محمد عبداللہ طور 0324-4791100

ناظم نشر و اشاعت: حافظ عبدالرحمٰن رفیق 0333-5266334

ناظم امور خارجہ: حافظ محمد اسماعیل روپڑی 0300-8817064

ناظم تبلیغ: حافظ عبدالرحمٰن 0343-6286112

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

ماں باپ کی دعائیں.....!

تحریر
جناب مولانا
عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

حافظ ابوبکر طرطوشی رحمہ اللہ مشہور و معروف عالم دین گزرے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ماں کی دعا کی برکت کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون بقی بن مخلد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بقی بن مخلد رحمہ اللہ سرزمین اندلس کے رہنے والے تھے۔ ان کے علم اور تقویٰ کا دُور دُور تک چرچا تھا۔ یہ علم کا سمندر اور فراست کا پہاڑ تھے۔ فن درایت میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ اندلس کے نامور علمائے کرام میں ان کا درجہ بڑا ممتاز تھا۔

مذکورہ خاتون نے بقی بن مخلد رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میرے بیٹے کو اہلِ روم نے گرفتار کرلیا ہے۔ میرے پاس اسے فدیہ دے کر اہلِ روم سے چھڑانے کے لیے ایک چھوٹے سے گھر کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور اس گھر کو فروخت کرنے کی بھی مجھ میں طاقت نہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ کسی اہل خیر کے بارے میں مجھے بتائیں جو میرے بیٹے کو چھڑانے کے لیے فدیہ کی ادائیگی کر سکے۔ جب سے میرا بیٹا گرفتار ہوا ہے مجھے نہ رات کو چین ہے نہ دن کو قرار ہے۔ میری آنکھوں سے نیند اُڑ چکی ہے۔ میں ہر وقت اپنے بیٹے کی رہائی کی دعائیں مانگتی ہوں۔

بقی بن مخلد رحمہ اللہ نے خاتون کی آہ و زاری سن کر فرمایا: اس سلسلے میں مجھے کچھ سوچنے کی مہلت دو، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بن پڑے گا ضرور کروں گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا سر جھکایا اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگے۔ ادھر والدہ بھی مسلسل دعائیں مانگ رہی ہے۔ اپنے رب سے آہ و زاری کر رہی ہے۔ پھر والدہ کی دعائیں رنگ لاتی ہیں۔ چند دنوں کے بعد وہ خاتون دوبارہ بقی بن مخلد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ساتھ میں اس کا وہ بیٹا بھی تھا جسے رومیوں نے گرفتار کرلیا تھا۔ اُس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا! ذرا اپنی گرفتاری اور رہائی کی داستان شیخ صاحب کو سناؤ، وہ بتانے لگا:

''واقعہ یہ ہے کہ روم کے ایک شہزادے نے مجھے گرفتار کرایا تھا۔ میں اس کے قید خانے میں بند پڑا تھا۔ قیدیوں پر ایک آدمی مامور تھا جس کی ہر ادا ہمیں تکلیف دینے والی تھی۔ قیدخانہ میں ہماری حالت یہ تھی کہ ہمیں بُری طرح زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ ہم اُس کی ایذا رسانی سہتے۔ اُس کی زبان درازی برداشت کرتے۔ ایک رات ہم قیدیوں سے انتہائی مشقت کا کام لیا گیا۔ جب ہم کام کر کے قید خانے میں واپس آئے تو اچانک میرے پاؤں کی زنجیر ٹوٹ کر زمین پر گر پڑی۔''

زنجیر گرنے کا وقت وہی تھا جب اس کی والدہ اور شیخ بقی بن مخلد رحمہ اللہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا تھا۔ نوجوان نے کلام کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مزید بیان کیا:

''زنجیر گرتے ہی وہ آدمی جو قیدیوں کی نگرانی پر مامور تھا، میری طرف متوجہ ہوا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا:

''تم نے زنجیر توڑ دی؟''

میں نے معذرت خواہانہ انداز میں جواب دیا: نہیں نہیں، میں نے اپنی زنجیر کو ہاتھ تک نہیں لگایا، بلکہ یہ خود ہی میرے پیر سے ٹوٹ کر گر گئی ہے، چنانچہ اسی وقت لوہار کو بلایا گیا اور زنجیر کی مرمت کروا کر میرے پاؤں میں پہنا دی گئی۔ میں ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ یکا یک زنجیر پھر ٹوٹ کر زمین پر گر پڑی۔ اتنی مضبوط زنجیر کا یکا یک ٹوٹ جانا بڑا تعجب خیز معاملہ تھا، سپاہیوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ یہ معمولی واقعہ نہ تھا۔ سپاہی نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بلوایا۔ ان کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور پھر بات جیل کے بڑے افسروں تک جا پہنچی، انہوں نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو بلا کر سارا ماجرا سنایا۔ بڑا پوپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میرے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، وہ کہنے لگا:

''تیری والدہ کی دعا نے قبولیت حاصل کر لی ہے، جب اللہ تعالیٰ نے تجھے رہائی دے دی ہے تو پھر ہم کیونکر تجھے پابند سلاسل رکھیں۔''

چنانچہ رومی سپاہیوں نے مجھے نہایت عزت و اکرام کے ساتھ مسلمانوں کے قافلے کی طرف روانہ کر دیا۔''

(دیکھئے کتاب: الدعاء الماثور وآدابہ، تالیف: حافظ ابوبکر طرطوشی، ص:۴۲)

ایک دکھی ماں کی دعا اپنے بیٹے کے حق میں قبول ہو چکی تھی۔

ماں کے ساتھ حسن سلوک پر بیٹی کی مغفرت

اِس واقعے کے راوی یحییٰ بن ابی کثیر ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوعامر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اعلان کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا:

((ما فعلتِ امراۃ منکم تدعی کذا و کذا؟))

''تمہارے قافلے میں ایک خاتون تھی جسے فلاں نام سے پکارا جاتا تھا، اس کا کیا حال ہے؟''

انہوں نے عرض کیا: ہم نے اُس خاتون کو اُس کے خاندان والوں میں چھوڑ دیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((فانہٗ قد غفرلھا))

''واقعہ یہ ہے کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔''

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آخر کس وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ببرھا والدتھا))

''ماں کے ساتھ اُس کے حسن سلوک کی بنا پر۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کانت لھا ام عجوز کبیرۃ فجاء ھم النذیر: ان العدو یرید ان یغیروا علیکم اللیلۃ فجعلت تحملھا علی ظھرھا، فاذا اعیت وضعتھا، ثم الزقت بطنھا ببطن امھا وجعلت رجلیھا تحت

رجلی امها من الرمضاء حتی نجت))

''اس کی ماں بہت بوڑھی تھی، ایک ڈرانے والے منادی نے اس کی قوم میں آواز لگائی کہ دشمن تم پر آج رات حملہ کرنے والا ہے (اس لیے تم بستی چھوڑ کر نکل بھاگو) چنانچہ وہ اپنی بوڑھی ماں کو پیٹھ پر لاد کر نکل پڑی۔ جب وہ تھک کر چور ہو جاتی تو اپنی ماں کو نیچے بٹھا دیتی۔ پھر اپنا پیٹ ماں کے پیٹ سے چپکا دیتی۔ ماں کے پیروں تلے اپنے دونوں پیر رکھ دیتی تا کہ ماں کے پاؤں شدید گرمی سے جھلسنے نہ پائیں، چنانچہ وہ عورت اپنے اِس عمل کی وجہ سے نجات پا گئی۔''

(اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرما دی) (دیکھئے: مصنف عبدالرزاق: ۱۳۳/۱۱، حدیث: ۲۰۱۲۴، وشعب الایمان للبیہقی: ۲۰۸/۶، حدیث: ۷۹۲۴)

باپ کی دعا سے بیٹا اونچے رُتبے پر پہنچ گیا

یہ اُس آدمی کا تذکرہ ہے جس کی روزمرہ کی زندگی عیش وعشرت سے بالکل خالی تھی۔ وہ معاشی تنگی کا شکار رہتا تھا۔ وہ دن میں جو کچھ بھی کماتا اپنے بوڑھے والد کے ہاتھ پر لا کر رکھ دیتا۔ اُس کا معمول تھا کہ دن میں کام کی تلاش میں نکل جاتا اور جو کچھ بھی آمدنی ہوتی لے کر گھر واپس آجاتا اور اپنے بوڑھے والد کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیتا۔ اُس کے خیال کے مطابق اگر وہ خود اپنے ہاتھ سے یہ روپیہ اپنے والد کی طرف بڑھاتا تو اسے لینے کے لیے لامحالہ والد کا ہاتھ بھی آگے بڑھتا۔ اس لیے وہ والد کے ہاتھ کا اپنی طرف بڑھنا اپنے والد کی شان میں گستاخی سمجھتا تھا۔ دراصل وہ یہ سب کچھ اپنے بوڑھے والد کے احترام و اکرام میں کرتا تھا۔ وہ جب بھی والد کے سامنے اپنی آمدنی لا کر رکھتا، والد کی زبان سے یہ دعا نکلتی:

''الٰہ العالمین! میرے بیٹے کو قرآن کریم سکھلا دے اور اسے قرآن کریم کا عالم بنا دے۔''

بیٹے کی عمر کوئی بیس سال ہو چکی تھی۔ وہ رات دن محنت و مشقت کے ذریعے حصولِ رزق کے لیے کوشاں رہتا تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے کام سے واپس گھر آ رہا تھا کہ اتفاق سے اس کی ملاقات ایک عالم دین سے ہوگئی۔ عالم دین اسی کے شہر کا رہنے والا تھا۔ شہر کے لوگ فتویٰ کے لیے اُسی عالم کا رخ کرتے تھے کیونکہ اُسے علم فتویٰ میں کمال حاصل تھا۔ عالم دین نے نوجوان سے دریافت کیا: ''ان دنوں تم کیا کر رہے ہو؟''

نوجوان نے جواب دیا: حصولِ رزق کے لیے کوشاں ہوں۔

عالم دین نے فرمایا:

کیا تم تعلیم وتعلم کے لیے ہفتہ میں ایک دن مجھے دے سکتے ہو؟

نوجوان نے جواب دیا: یقیناً میں ہفتہ میں ایک دن آپ کو دے سکتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ تعلیم وتعلم سے مجھے دلی سکون ملے گا۔

نوجوان نے عالم دین کی خدمت میں ہفتہ میں ایک بار حاضر ہونا شروع کر دیا اور کسبِ فیض کرنے لگا۔ تھوڑے دن ہی گزرے تھے کہ وہ نوجوان ایک محنتی اور ذہین طالب علم کی شکل میں سامنے آیا۔ ایک عرصہ تک وہ تعلیم حاصل کرتا رہا۔ وہ علم کے حصول کا شیدائی تھا۔ اس کا بیشتر وقت پڑھنے میں گزرتا تھا۔ قرآن کریم سے اسے خصوصی شغف تھا۔ وہ بتدریج علم حاصل کرتا چلا گیا۔ پہلے اس نے بی اے کیا اور پھر ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے والد کی دعائیں..... اس کے رب نے سن لی تھیں۔ اب اس کی آخری منزل پی ایچ ڈی تھی۔ اس نے اپنے مقالہ کا موضوع سوچنا شروع کیا۔ اسے اپنے والد کی دعا یاد آگئی کہ اللہ اسے قرآن کا عالم بنا دے۔ پھر اس نے قرآن کریم کی تفسیر کو اپنے مقالہ کے لیے منتخب کیا۔

وقت گزرتے دیر نہیں لگتی، وہ دن بھی آ گیا جب اس نے یونیورسٹی کے حکام کو اپنا مقالہ پیش کر دیا۔ طالب علم کے لیے وہ دن بڑا اہم ہوتا ہے جب اس کا حتمی امتحان ہوتا ہے۔ جیوری کے ارکان بیٹھتے ہیں۔ طالب علم گویا کٹہرے میں کھڑا ہے۔ اس سے سوال و جواب ہوتے ہیں، بحث مباحثہ ہوتا ہے۔ جیوری کے ارکان دوسرے کمرے میں جاتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اپنے فیصلے کا اعلان کرتے ہیں۔

آج اس نوجوان کو بھی اس کی محنت کا صلہ ملنے والا تھا۔ وہ صبح سویرے ہی ہال میں پہنچ گیا۔ اس کے دوست احباب بھی موجود تھے۔ جیوری کے ارکان تشریف لائے۔ اس نے نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جیوری کے ارکان میں وہ شخصیت بھی شامل تھی جنہوں نے سب سے پہلے اسے علم کے حصول کی طرف توجہ دلائی تھی اور وہ اس کے اولین اساتذہ میں سے تھے۔

جیوری کے ارکان نے اپنی نشستیں سنبھالیں۔ عموماً طالب علم سے لمبی بحث ہوتی ہے۔ وہ کئی گلاس پانی پی جاتا ہے، مگر یہ کیا؟

اس کے استاد اٹھے۔ انہوں نے کوئی سوال جواب کیے بغیر اپنے مایہ ناز شاگرد کا ہاتھ پکڑا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں شروع دن سے اس نوجوان میں علم کا شوق دیکھ رہا تھا۔ اس نے بڑی محنت سے قرآن کریم کی تفسیر پر اپنا مقالہ لکھا ہے۔ میں اسے بغیر نقد ونظر پی ایچ ڈی کی ڈگری دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ ہم سب کو اس کی تعظیم وتکریم کرنی چاہیے۔

نوجوان نے اپنے استاد کا فیصلہ سنا تو بے اختیار رو دیا۔ یہ خوشی کے آنسو تھے۔ اللہ رب العزت کے حضور شکرانے اور عجز کے آنسو تھے۔ یہ کوئی معمولی ڈگری نہ تھی..... کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا؟ یہ اس کے والد گرامی کی دعائیں تھیں جو اس نے اپنے بیٹے کے لیے کی تھیں۔

استاد نے اپنے شاگرد کی طرف دیکھا..... اس کی آنکھیں پرنم تھیں۔ آپ رو رہے ہیں؟ وہ بولے، ہم تو آپ کی عزت وتکریم کر رہے ہیں۔ کیا یہ وقت رونے کا ہے؟

نوجوان کہنے لگا: اس وقت مجھے اپنے مرحوم والد کی دعا یاد آ رہی ہے جو وہ بار بار میرے لیے کیا کرتے تھے، وہ دعا یہ تھی:

''الٰہ العالمین! میرے بیٹے کو قرآن کریم سکھلا دے اور اسے قرآن کریم کا عالم بنا دے۔''

نوجوان نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے قرآن کریم کے علم کی بدولت اُسے اِس قدر عظیم مقام و مرتبہ پر فائز فرمایا۔ (یہ واقعہ کتاب: نوادر و عجائب، ص: ۱۵۵ سے نوٹ کیا گیا ہے جبکہ اس کتاب کے مؤلف نے شیخ محمد شنقیطی کی کیسٹ سے اسے نقل فرمایا ہے۔ میں نے اس میں معمولی تصرف کیا ہے، مگر مفہوم وہی ہے)

اسلام میں انسانی حقوق کا معاشی ومعاشرتی تصور

تحریر
جناب پروفیسر
عبدالعظیم جانباز، سیالکوٹ

قرآنِ مجید کے عطا کردہ معاشی تصورات کی روشنی میں ہر فرد کو معاشرہ میں اصولی طور پر برابر معاشی مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ اب یہ ریاستی اتھارٹی اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر فردِ معاشرہ کے اقتصادی ومعاشی حق کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاشی بدحالی کے خوف سے قتلِ انسانی سے منع کیا:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾. (سورة بنی اسرائیل:31)

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انھیں رزق دیتے ہیں اور تمھیں بھی۔ بے شک ان کا قتل ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔''

قرآنِ مجید کی تعلیمات سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ رزق اور وسائل رزق میں تفاوت بجائے خود کوئی برائی نہیں جسے مٹانا اور مصنوعی طور پر ایک بے طبقات سوسائٹی پیدا کرنا کسی درجہ میں بھی مطلوب ہو۔ صحیح راہ عمل یہ ہے کہ سوسائٹی کے اخلاق واطوار اور قوانین عمل کو اس انداز پر ڈھال دیا جائے کہ معاشی تفاوت کسی ظلم وبے انصافی کا موجب بننے کے بجائے ان بے شمار اخلاقی، روحانی اور تمدنی فوائد وبرکات کا ذریعہ بن جائے، جن کی خاطر ہی دراصل خالق کائنات نے اپنے بندوں کے درمیان یہ فرق وتفاوت رکھا ہے۔

معاشرے کے صاحب حیثیت افراد کو افزائش رزق کی تعمیری کوششوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور تنبیہ کی گئی ہے کہ اے انسان! رزق رسانی کا انتظام تیرے ہاتھ میں نہیں، بلکہ اس پروردگار کے ہاتھ میں ہے جس نے تجھے زمین میں بسایا ہے، جس طرح وہ پہلے آنے والوں کو روزی دیتا رہا بعد میں آنے والوں کو بھی دے گا۔ تاریخ کا تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ دنیا میں کھانے والی آبادی جتنی بڑھتی گئی، اتنے ہی معاشی ذرائع وسیع ہوتے چلے گئے۔

دولت کی گردش کا قرآنی تصور:

قرآنِ حکیم دولت کے ارتکاز کے بجائے اس کی گردش کی تعلیم دیتا ہے، تاکہ ہر فرد معاشرہ کو برابر معاشی واقتصادی ثمرات میسر آسکیں:

﴿كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾.

(سورة الحشر:7)

''تاکہ وہ (مال) تمھارے مال داروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔''

اس آیت میں اسلامی معاشرے اور حکومت کی معاشی پالیسی کا یہ بنیادی قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ دولت کی گردش پورے معاشرے میں عام ہونی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ صرف مال داروں ہی میں گھومتا رہے یا امیر روز بروز امیر تر اور غریب دن بدن غریب تر ہوتے چلے جائیں۔ اسی مقصد کے لیے سود حرام کیا گیا ہے، زکوٰۃ فرض کی گئی، صدقات کی تلقین کی گئی، مختلف قسم کے کفاروں کی ایسی صورتیں تجویز کی گئیں جن سے دولت کے بہاؤ کا رُخ معاشرے کے غریب طبقات کی طرف پھر جائے۔ میراث کا ایسا قانون بنایا گیا کہ ہر مرنے والے کی چھوڑی ہوئی دولت زیادہ سے زیادہ وسیع دائرے میں پھیل جائے۔ اخلاقی حیثیت سے بخل کو سخت قابل مذمت اور فیاضی کو بہترین صفت قرار دیا گیا۔ غرض وہ انتظامات کیے گئے کہ دولت کے ذرائع پر مال دار اور بااثر لوگوں کی اجارہ داری قائم نہ ہو اور دولت کا بہاؤ امیروں سے غریبوں کی طرف ہو جائے۔

الغرض اسلام کے عطا کردہ اقتصادی اور معاشی حقوق کا مقصود معاشرے کے محروم المعیشت افراد کو بھی ایسے مواقع فراہم کرنا ہے کہ وہ حقیقی معنی میں ایک فلاحی معاشرے کے شہری کے طور پر زندگی گزار سکیں۔

معاشی جدوجہد کا حق:

اسلام کی آمد سے قبل عرب معاشرہ طبقاتی تقسیم کا شکار تھا۔ سود اور استحصال کی دوسری صورتوں نے معاشی جدوجہد کو مفلوج کر رکھا تھا۔ ذرائع آمدنی پر مخصوص لوگوں کا قبضہ تھا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف غیر صحت مندانہ معاشی سرگرمیوں کا خاتمہ کیا، بلکہ معاشرے میں صحت مند معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے ہر شخص کو معاشی جدوجہد کا حق عطا فرمایا اور ہر پیشے کو باوقار پیشہ قرار دیا:

عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ اَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ)). [صحيح بخاری، كتاب البيوع، باب كسب الرجل وعمله وبيده: 2072]

''حضرت مقدامؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے کبھی کوئی کھانا اس سے اچھا نہ کھایا کہ انسان ہاتھوں کی کمائی سے کھائے، اللہ کے نبی حضرت داودؑ اپنے ہاتھ کے عمل سے کھاتے تھے۔''

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ)). [شعب الايمان للبيهقی:8741]

''حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال کی کمائی کی تلاش ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔''

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ)) [مشكوٰة المصابيح:2714]

''حضرت ابن عباسؓ سے قرآنِ مجید لکھنے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، یہ لوگ تو نقش باندھنے والے ہیں اور اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے ہیں۔''

غریبوں اور محتاجوں کا حق:

نبی کریم ﷺ نے غریبوں اور محتاجوں سے حسن سلوک کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ جب بھی غریبوں اور محتاجوں کو کسی تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو جب تک ان کی تکلیف کا ازالہ نہ ہو جاتا آپ مطمئن نہ ہوتے۔ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر غریبوں اور محتاجوں کے حقوق کا تذکرہ

کیا گیا کہ معاشرے کے صاحب حیثیت افراد پر ان کی معاشی بحالی کا حق ہے جس کی ادائیگی اہل ایمان کے لیے ضروری ہے:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾

[سورة البقرة:215]

''وہ آپ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں؟ کہہ دے تم خیر میں سے جو بھی خرچ کرو سو وہ ماں باپ اور زیادہ قرابت والوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے۔''

﴿وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾. [سورة النساء:8]

''اور جب تقسیم کے وقت قرابت والے، یتیم اور مسکین حاضر ہوں تو انھیں اس میں سے کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو۔''

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ.....﴾. [سورة النساء:36]

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ۔''

﴿وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا﴾.

[سورة بنی اسرائیل:26]

''اور قرابت داروں کو انکا حق ادا کرو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی (دو) اور (اپنا مال) فضول خرچی سے مت اڑاؤ۔''

﴿اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ . وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ. فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيْمٌ﴾. [سورة الحاقة:35.33]

''بلاشبہ وہ بہت عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ سو آج یہاں نہ اس کا کوئی دلی دوست ہے۔''

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾. [سورة الدهر، 8:76]

''اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔''

﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ. وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ.﴾. [سورة الضحى:10.9]

''اور لیکن سائل، پس (اسے) مت جھڑک۔ پس لیکن یتیم، پس (اس پر) سختی نہ کر۔''

یہی تعلیم احادیث مبارکہ میں بھی دی گئی:

((عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ: هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ ، قِيْلَ لَهٗ: اُنْظُرْ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ ، فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ ، وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) [صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب ماذكر عن بنی اسرائيل: 3451]

''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے اگلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے پاس اس کی روح قبض کرنے فرشتہ آیا تو اس سے کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ وہ بولا میں نہیں جانتا، اس سے کہا گیا غور تو کر، بولا اس کے سوا کچھ اور نہیں جانتا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور جب ان سے قرض کا تقاضا کرنا ہوتا تو امیر کو مہلت دے دیتا اور غریب کو معافی، چنانچہ اللہ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔''

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)) (صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر: 1562)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکر سے اس نے کہہ رکھا تھا کہ جب تو کسی تنگ دست کے پاس تقاضا کو جائے تو اسے معاف کر دے ہوسکتا ہے کہ اللہ ہم کو معاف کر دے، فرمایا کہ وہ اللہ سے ملا تو رب نے اس سے درگزر فرما دیا۔''

((عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ)) [صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر: 1563]

''حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو چاہے اسے روزِ قیامت کی تکالیف سے نجات ملے تو چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معافی۔''

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

''حضرت ابو یسرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت یا معافی دے تو اسے اللہ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا۔''

محروم المعیشت کا حق:

حضور اکرم ﷺ نے اسلامی معاشرے کے صاحب حیثیت افراد پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ معاشرے کے محروم المعیشت افراد کے معاشی استحکام کے لیے اقدامات کریں، آپ ﷺ نے اسے محروم المعیشت افراد کا حق قرار دیا، ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ . لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾. [سورة المعارج:25.24]

''اور وہ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصہ ہے۔ سوال کرنے والے کے لیے اور (اس کے لیے) جسے نہیں دیا جاتا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ . وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ. فَكُّ رَقَبَةٍ . اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ. يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ .اَوْمِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ﴾

[سورة البلد:16.11]

''پھر (بھی) وہ مشکل گھاٹی میں نہ گھسا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ مشکل گھاٹی کیا ہے؟۔ (وہ) گردن چھڑانا ہے۔ یا کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلانا ہے۔ کسی قرابت والے یتیم کو۔ یا مٹی میں ملے ہوئے کسی مسکین کو۔''

مزدوروں کا حق:

عادلانہ اور منصفانہ معاشی نظام کے قیام کے لیے آجر اور اجیر میں عدل وانصاف پر مبنی تعلقات کار ضروری ہیں۔ حضور ﷺ نے عدل وانصاف پر مبنی معاشی نظام کے اسی بنیادی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے مزدوروں کے

حقوق کا تعین فرمایا اور انہیں ہر طرح کا معاشی تحفظ عطا کیا۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے مطابق معاشی تفاوت انسانی مساوات کی روح کو بے اثر نہیں کر سکتی، بلکہ نفس واحدہ سے تخلیق پانے کے سبب سب انسان مساوی عزت وتکریم کے حامل ہیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾. [سورة النساء:①]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ تم پر پورا نگہبان ہے۔''

تاہم معاشی عدم تفاوت بھی لوگوں کی آزمائش اور انہیں نیکی کی راہ اختیار کرنے کی ترغیب دینے کے لیے رکھی گئی:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. [سورة الانعام:165]

''اور وہی ہے جس نے تمھیں زمین کے جانشین بنایا اور تمھارے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کر دیا، تاکہ وہ ان چیزوں میں تمھاری آزمائش کرے جو اس نے تمھیں دی ہیں۔ بے شک تیرا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

﴿اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾. [سورة الزخرف:32]

''کیا وہ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے خود ان کے درمیان ان کی معیشت دنیا کی زندگی میں تقسیم کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا، تاکہ ان کا بعض، بعض کو تابع بنا لے اور تیرے رب کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

آپ ﷺ نے آجر پر مزدوروں کے حقوق کی حفاظت وادائیگی لازمی قرار دی، تاکہ ان کی معیشت محفوظ ومستحکم ہو اور اپنی معاشی سرگرمیوں کے ثمرات سے متمتع ہو سکیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ اسْتِئْجَارِ الْاَجِيْرِ حَتّٰى يُبَيَّنَ لَهٗ اَجْرُهٗ)) [مسند احمد:11565]

''حضورِ اکرم ﷺ نے مزدور سے اس کی مزدوری کے تعین سے قبل کام لینے سے منع فرمایا۔''

ظُلْمُ الْاَجِيْرِ اَجْرَهٗ مِنَ الْكَبَآئِرِ۔ [سنن الكبرى للبيهقي:11432]

''مزدوروں پر مزدوری کی ادائیگی میں ظلم کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ))۔ [ابن ماجه، كتاب الرهون، باب أجر الأجراء: 2443]

''مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔''

گھریلو خدام کے حقوق:

آپ ﷺ نے ہر معاشرتی وسماجی تعلق کو تکریم انسانیت کے اصول پر مبنی قرار دیا۔ دورِ جاہلیت میں خادموں کو جس حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، آپ ﷺ نے اس تصور کو کلیۃً بدل دیا اور فرمایا کہ خدام کو بھی وہی عزت اور مرتبہ دو جو تم اپنے خاندان کے دوسرے افراد کو دیتے ہو۔ حضرت انسؓ خادموں سے آپ کے حسن سلوک کو یوں بیان کرتے ہیں:

((خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ: اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ)) [صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء:6038]

''میں نے دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، لیکن آپ نے مجھ سے اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کام تم نے کیوں نہ کیا۔''

آپ ﷺ خادم کی خدمت کی داد وتحسین کرنے اور اسے برابر سماجی مرتبہ دینے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

((اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ، فَاِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ))۔ [صحيح بخاري، كتاب العتق، باب اذا اتاه خادمه بطعامه: 2557]

''جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے، اگر اس کو اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھائے تو اسے ایک یا دو لقمہ دے دے، اس لیے کہ اس نے محنت کی ہے۔''

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَآءَهٗ بِهٖ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ))۔[صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل: 1663]

''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے، پھر وہ کھانا لائے اور اس کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو اسے اپنے ساتھ بٹھا لے کہ وہ بھی کھائے، اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس میں سے خادم کے ہاتھ پر ایک دو لقمے رکھ دے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر خادم سے غلطی یا خطا سرزد ہو جائے تو اس پر بھی اس سے درگزر اور عفو کا سلوک کیا جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ ثُمَّ اَعَادَ اِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ: اُعْفُوْا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً))۔ [ابوداود، ابواب النوم، باب في حق المملوك: 5164]

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم خادم کو کتنی بار معافی دیں؟ حضور خاموش رہے، اس نے پھر وہ سوال دہرایا، آپ خاموش رہے، پھر جب تیسری بار سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ہر دن میں ستر بار معافی دو۔''.....(جاری)

افغانستان میں امریکی شکست اور زمینی حقائق

تحریر: جناب امیر افضل اعوان

دنیا میں عالمی امن کی بات کرتے ہوئے امریکہ نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کرۂ ارض کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ دنیا بھر میں چپے چپے پر اس کے زمینی کیمپ اور تمام سمندروں میں اس کے بحری بیڑے اس بات کا ثبوت ہیں کہ عالمی امن کے اس خود ساختہ ٹھیکیدار کے عزائم کچھ ٹھیک نہیں۔ پھر یہ امر اس چیز کو بھی نمایاں کرتا ہے کہ پردے پر نظر آنے والا منظر در پردہ حالات سے یکسر مختلف ہے۔ تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ 80ء کی دھائی میں ایک طویل عرصہ سے عالمی بادشاہی کا خواب دیکھنے والے امریکہ نے سوویت یونین پر چڑھائی کا منصوبہ بنایا اور اس سلسلہ میں زمینی لحاظ سے سوویت یونین کے ساتھ پیوست افغانستان کو محاذ جنگ طے کرتے ہوئے یہاں جنگی کارروائیوں کے لئے اسلحہ اور دیگر سامان بہم پہنچانے کے لئے پاکستان کا انتخاب کیا گیا۔ سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد جب دنیا کی سپر پاور کا تاج سر پر سجا لیا گیا تو امریکہ بہادر کو احساس ہوا کہ اس فتح کے لئے بنیادی کردار مسلمانوں نے ادا کیا۔ یہاں ان کا جذبہ جہاد ہی کام آیا کہ جس نے اس وقت ناقابل تسخیر سمجھی جانے والی سوویت یونین کا شیرازہ بکھیر دیا۔ یہود ونصاریٰ نے جب یہ صورتحال سامنے رکھی تو انہیں شدت سے احساس ہوا کہ اگر یہی مسلمان ہماری جانب رخ کر لیں تو پھر ہمارا حشر بھی سوویت یونین سے مختلف نہ ہوگا۔

مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے خوفزدہ امریکہ کے پالیسی سازوں نے جب حالات کے اس رخ پر غور کیا تو ان کے اندر مسلمانوں سے بغض کی ازلی سوچ پھر سے بیدار ہوگئی اور انہوں نے عالم اسلام کو یرغمال بنانے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ یہاں سے ہی مسلمان ممالک کے گرد گھیرا تنگ کرنے کا آغاز کر دیا گیا۔ فلسطین میں موجود مسلمانوں کو اور زیادہ دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا۔ بوسنیا میں ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، کشمیر میں جبر وتشدد کا سلسلہ بڑھا دیا گیا، شام میں بربریت کی نئی تاریخ رقم کی گئی، عراق وکویت جنگ سامنے لاکر عالم عرب میں پنجے گاڑے گئے اور یہاں سے شام کے راستے تیل کی سپلائی حاصل کی گئی۔ افغانستان میں نظام خلافت کو دوبارہ پنپتے دیکھ کر یہاں بھی چڑھائی کر دی گئی اور اس کے لئے القاعدہ، طالبان اور دہشتگردی کو بنیاد بنایا گیا۔ ان تمام عوامل کی آڑ میں صرف اور صرف یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمن سوچ کا رفرما رہی۔ مگر دنیا کو زیر نگوں کرنے والا امریکہ یہاں مار کھا گیا اور اسے بے بہا وسائل اور بے پناہ جنگی سہولیات کے باوجود ہر لحاظ سے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر چشم فلک نے دیکھا کہ دنیا میں ہر جگہ دندنانے والے امریکہ بہادر کے لئے افغانستان ایک پنجرے کی شکل اختیار کر گیا، جہاں سے باعزت واپسی کا راستہ دیکھتے ہوئے اسے کئی سال گزر چکے ہیں مگر کوئی جائے پناہ نہیں مل رہی۔

افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادی گذشتہ کچھ عرصہ سے شدید حملوں کی زد میں ہیں اور اب تک ان کے سینکڑوں افراد پیوند خاک بن جانے کے ساتھ ساتھ باقی ماندہ افراد شدید خوف و ہراس کا شکار ہیں۔ گذشتہ دنوں امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر سب سے بڑا حملہ کابل کے سرینا ہوٹل میں ہوا جہاں ان کے بڑے بڑے عہدیدار رہتے ہیں اور یہ ہوٹل دنیا کے سب سے زیادہ مضبوط سیکورٹی حصار میں واقع ہے۔ یہاں 2 فدائی مجاہدوں نے اندر داخل ہوکر یورپی اتحادی ممالک کے 9 عہدیداروں کو قتل کر ڈالا۔ بتایا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے اپنے جوتوں میں پستول چھپا رکھے تھے جس کی وجہ سے ان کے پاس ہتھیاروں کی موجودگی کا علم نہ ہوسکا۔ اس حملے نے افغانستان سے بھاگتے امریکیوں کو اور زیادہ حواس باختہ کر دیا۔ یہاں امریکہ و اتحادی پہلے ہی ملک چھوڑنے کی سوچ سامنے رکھ کر خود کو 4 سے 5 اڈوں تک محدود کرنا چاہ رہے ہیں تاکہ باقی ملک کا بوجھ اپنے کندھوں سے اتار سکیں۔ اسی لئے امریکہ افغان حکومت کے ساتھ سکیورٹی معاہدہ کرنا چاہتا ہے جو کہ اب تک نہیں ہوسکا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کی سرحدوں کے درمیان ایک نیا ملک پختونستان بھی معرض وجود میں آسکتا ہے۔

پختونستان کے معرض وجود میں آنے کی بات دراصل پاکستان کے لئے بھی دھمکی ہے کہ وہ امریکہ کا ساتھ دے کر اسے یہاں سے نکلنے کے لئے باعزت راستہ فراہم کرے، بصورت دیگر علیحدگی کی نئی تحریک کے مقابلہ کے لئے تیار رہے۔ امریکہ نے دھمکی کے ساتھ یہ لالچ بھی دیا ہے کہ وہ افغانستان میں مستعمل اپنا قیمتی سامان حرب بھی بلا معاوضہ پاکستان کو سونپ دے گا۔ اس حوالہ سے یہ خبر بھی موجود ہے کہ مذکورہ سامان کے حصول کے لئے پاکستان، واشنگٹن حکام کے ساتھ مسلسل رابطہ میں ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ رواں سال کے اختتام تک افغانستان سے واپس جا رہا ہے لیکن اسے وہاں سے بم پروف گاڑیاں (ایم آر اے پی) اور دیگر بھاری فوجی سامان نکالنے میں شدید دشواری کا سامنا ہے۔ افغانستان میں امریکہ کی 1600 دھماکہ پروف فوجی گاڑیاں موجود ہیں، ایک گاڑی کی قیمت 7 لاکھ ڈالر تک ہے اور 40 ٹن وزنی اس گاڑی کو واپس امریکہ پہنچانے پر ایک لاکھ ڈالر خرچ ہوں گے۔ امریکہ یہ گاڑیاں افغان فوج کو بھی نہیں دینا چاہتا کیوں کہ اس طرح ان کے طالبان کے ہاتھ لگنے کا بھی قوی امکان موجود ہے۔

ایم آر اے پی کے حوالہ سے پینٹاگون کے ترجمان مارک ای رائٹ کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان سمیت کئی ممالک کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن پر رواں سال کے اختتام تک فیصلہ ہوجائے گا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ امریکہ یہ گاڑیاں اتحادی ممالک کو تحفے میں دے گا تاہم ان گاڑیوں کو افغانستان سے نکالنے کی ذمہ داری انہی ممالک کی ہوگی۔ پاکستان نے امریکی حکام سے اندھیرے میں دیکھنے والے (اینٹی ڈارک) آلات اور کیمونیکیشن سے متعلقہ ساز وسامان کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ وہی امریکی جو کل تک پاکستان کو افغانستان میں اپنی شکست کی وجہ قرار دیتے تھے اب اپنی جان بچانے کے

باقی صفحہ 9 پر

فاتح قادیان

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور فتنہ قادیانیت

تحریر: جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

قسط نمبر 4

خدائی فیصلہ

اور قادیانی نبوت کے تابوت میں آخری کیل

ہنستا ہے میرے حال پہ ظالم ابو الوفا
ڈرتا ہوں میں کہیں یہ قضا کی ہنسی نہ ہو

جیسا کہ پچھلے صفحات میں اشارہ کیا جا چکا ہے، قادیانیت کے خلاف مولانا امرتسری رحمہ اللہ کی مجاہدانہ سرگرمیوں، عالمانہ گرفتوں اور فاضلانہ مؤاخذات کے مقابلے سے جب مرزا قادیانی اور ان کی پوری امت عاجز آ گئی اور مولانا کی ہیبت سے قادیانی ایوان میں زلزلے برپا رہنے لگے تو مرزا قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس نے رہتی دنیا تک کیلئے مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا دوٹوک اور حتمی فیصلہ کر دیا، وہ اشتہار بتمام و کمال یہ ہے:

مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم یستنبونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ مدّت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ آپ مجھے اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف کرنے سے روکتے ہیں اور مجھے، گالیوں، تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے، تا کہ خدا کے بندوں کو ہلاک نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی پیش گوئی نہیں، بلکہ محض دعا کے طور پر ہیں۔ میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر! جو علیم و خبیر ہے، جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل و صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے، حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر، مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے، بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین! میں ان کے ہاتھوں بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ﴿لاتقف ما لیس لك بہ علم﴾ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد، ٹھگ، دکاندار، کذاب، مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ ان ہی تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے، اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے! اپنے ہاتھ سے بنائی ہے، اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیرے جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے، اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک! تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین!

﴿ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین. آمین!﴾ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں۔''

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ، مرقوم یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ، ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

(تاریخ مرزا، از شیخ الاسلام امرتسریؒ ص ۶۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸ مطبوعہ ربوہ)

یہ اشتہار اپنا مضمون بتلانے میں کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ اس اشتہار کے بعد ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو قادیانی اخبار بدر میں مرزا کا ایک اور بیان شائع ہوا جو یہ تھا:

مرزا نے فرمایا: ''زمانہ کے عجائبات ہیں، رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ

اس سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ اللہ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا: اجیب دعوۃ الداع. صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔'' (بدر ج:۶ نمبر۱۷، مندرجہ ملفوظات مرزا ص:۲۰۸، ج:مطبوعہ، بوہ جدید بدون تاریخ)

خلاصہ یہ کہ مرزا نے اشتہار بالا میں دعا کی تھی کہ مرزا جی اور مولانا ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ یہ دعا اللہ کی تحریک پر کی گئی تھی اور اس کی مقبولیت کا مرزا کو الہام بھی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ یہ ہے کہ اس اشتہار کی اشاعت کے تیرہ ماہ بارہ دن بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ کو مرزا اس اشتہار میں نامزد کردہ ایک بیماری ہیضہ سے انتقال کر گئے اور مولانا امرتسری، مرزا جی کے انتقال کے بعد مسلسل چالیس برس تک پوری تاب وتوانائی کے ساتھ حق کا پھریرا لہراتے اور باطل کا علم سرنگوں کرتے ہوئے زندہ رہے۔ اس طرح مرزا کی اپنی دعا وطلب کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ دوٹوک فیصلہ ہو گیا کہ مرزا سراسر باطل اور کذاب و دجال تھے اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ برسر حق اور صادق۔ اس سلسلے میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لکھا تھا کہ کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

ایک صاحب نے فارسی میں ارشاد فرمایا ہے:

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خود است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود ملعون، لیکن گفت راست

آیئے! مرزا کی موت کی تفصیلات بھی قادیانی ماخذ کی زبانی سنتے چلیں۔ مرزا کہا کرتے تھے کہ مجھے الہام ہوا ہے ''انی احافظ کل من فی الدار'' (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص ۴۲۵، ۴۳۴، ۴۸۶، ۶۱۷، ۶۲۰، ۶۷۱، ۷۵۴، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۳۳، ۴۸۹، ۴۸۳) یعنی اے مرزا! تیرے گھر کے ہر فرد کی میں (اللہ) حفاظت کروں گا۔ اس خدائی الہام کے باوجود اپریل یا مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کو اپنے اہل و عیال سمیت بیماری کے سبب قادیان (دارالامان و دارالسنۃ) چھوڑ کر تبدیلی آب و ہوا کے لئے لاہور جانا پڑا۔ مگر جب لاہور وارد ہوئے تو زندہ نہ پلٹ سکے۔ ان کی موت کیوں کر واقع ہوئی، اس کی جو تفصیلات قادیانی اخبار الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمہ میں شائع ہوئی تھیں، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو مرزا پر ان کی قدیم بیماری اسہال کا دورہ ہوا۔ گیارہ بجے کے درمیان ایک اور زبردست دست آنے پر نبض بالکل بند ہو گئی۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں نے حالت معمول پر لانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن مرزا مسلسل گیارہ گھنٹے تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر ۲۶ مئی کو فوت ہو گئے۔

تقریباً یہی بیان مرزا کی اہلیہ محترمہ کا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں:

''پہلے ایک پاخانہ آیا اور اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے جا نہ سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا، اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک اور قے آئی، جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ (سیرۃ المہدی ص:۱۱، ج:۱) گویا یضربون وجوھھم و ادبارھم کا نقشہ تھا۔

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے آرگن پیغام صلح نے ۳ مارچ ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ: ''بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔''

موت کے بعد مرزا کو جس مرحلے سے گزرنا پڑا وہ بھی کچھ کم عبرت انگیز نہ تھا۔ مرزا کا مدفن تو قادیان میں ان کا بنوایا ہوا ''بہشتی مقبرہ'' تھا لیکن چونکہ ان کی موت انبیاء و مرسلین کی سنت کے برخلاف مدفن قادیان سے کوئی ستر میل دور احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوئی تھی اس لیے انہیں بذریعہ ٹرین لاہور سے قادیان لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جب مرزا کا جنازہ لاہور ریلوے اسٹیشن لے جانے کے لیے احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالا گیا تو زندہ دلان لاہور نے اس کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ یعنی راستے بھر مرزا کے جنازے پر اس قدر غلاظتیں اور پاخانے پھینکے گئے کہ ان کی لاش بدقت تمام اسٹیشن تک پہنچ سکی۔ (دیکھئے الاعتصام ۱۴ جون ۱۹۶۸ء، دیکھئے اہلحدیث ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

فیصلے کا یہ نتیجہ تو مرزا کے تمام موافقین ومخالفین نے دیکھا مگر خود مرزا کو بھی ان کی عین حیات سامان عبرت فراہم کرنے میں قدرت نے کسی بخل سے کام نہ لیا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو جب مرزا کو چوتھا لڑکا مبارک احمد پیدا ہوا تو مرزا نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ اعلان کیا کہ یہی وہ مصلح موعود ہے جس کی پیدائش اور آمد کی بابت میں نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں پیشین گوئی کی تھی، مرزا کو اس لڑکے پر اس پیشین گوئی کے چسپاں ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ انہوں نے اس کا نکاح صرف آٹھ سال کی عمر میں بحالت نابالغی ہی ستمبر ۱۹۰۷ء میں کر دیا تھا لیکن ابھی اس کی تقریب نکاح کی مسرت و شادمانی سے مرزا سرمست ہی تھے کہ اس لڑکے کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت آپہنچا۔ مسیح قادیان نے اس کی جان بچانے کی سرتوڑ کوشش کی۔ ان کی تدبیروں اور بے قرارانہ دعاؤں کی جو کیفیت تھی، اس کا نقشہ شاعر نے کیا خوب کھینچا ہے، کہتا ہے:

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جاں لے کے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

لیکن خدائی فیصلہ کے سامنے مرزا کی ایک نہ چلی۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ لڑکا مرزا کے تمام دعوؤں، و پیشین گوئیوں، آرزوؤں، تمناؤں، دعاؤں اور التجاؤں کو ٹھکراتا اور پامال کرتا ہوا اس دنیا سے ہمیشہ کیلئے کوچ کر گیا۔

اس لڑکے کی موت نے مرزا جی جیسے بوڑھے باپ کی جس غم و الم، کرب و اذیت اور ذلت و رسوائی کی دوہری آفت سے دوچار کیا وہ مرزا جی کیلئے موت سے کسی طرح کم نہ تھی۔ اس لئے اس لڑکے کی موت مرزا جی کی دعا کے ان الفاظ کے عین مطابق تھی کہ.....

''جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا ہو۔''

مگر مرزا جی کے دل پر تو مہر لگ چکی تھی اس لیے

انہیں اس واقعہ سے بھی عبرت نہ ہوئی۔ بالآخر اس تنبیہ کے بعد چند ماہ کی مزید مہلت گزار کر مرزا جی عذاب الٰہی کی گرفت میں اس طرح آئے کہ ان کی موت ان کے کذاب و دجال ہونے کی دائمی اور خدائی علامت بن گئی۔

﴿فجعلناها نكالا مابين يديها وما خلفها وموعظة للمتقين﴾

مرزا کے برعکس مولانا امرتسری پر اس اشتہار کا اثر یہ رہا کہ وہ اس پورے عرصے میں آرام و آسائش اور سکون و عافیت سے رہے اور نہ صرف یہ کہ ردقادیانیت کے سلسلے میں آپ کا جوش و خروش پہلے سے فزوں تر ہوگیا بلکہ اس اشتہار کے صرف ڈیڑھ ماہ بعد آپ نے قادیانیت کی تردید کے سلسلے میں اپنے معرکۃ الآراء اور لاثانی جریدے ''مرقع قادیانی'' کا اجرا فرمایا جو مرزا قادیان کی موت کے بعد بھی تقریباً نصف سال تک جاری رہا۔

تنبیہ

خدائی فیصلہ کے تحت مرزا کی موت کا جو واقعہ پیش آیا اس میں عبرت و موعظت کے بہت سے پہلو ہیں لیکن ہم ان سب سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ایک بات لکھنا ضروری سمجھتے ہیں: جس وقت یہ واقعہ پیش آیا متحدہ ہند (موجودہ ہندوستان و پاکستان) کے طول و عرض میں اہل اسلام کے ہر مکتبِ خیال کی چوٹی کی شخصیتیں، بڑے بڑے علماء و صلحاء اور اتقیاء و زہاد موجود تھے لیکن قدرت کی طرف سے اسلام و قادیانیت کی کشمکش میں حق و باطل کے درمیان دوٹوک اور دائمی فیصلہ کیلئے جس ہستی کا انتخاب عمل میں آیا وہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ہستی تھی۔

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور ردّ قادیانیت کے سلسلے میں مولانا کا مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت کی تمام برگزیدہ اور مقدس شخصیتوں سے بلند و بالا تھا اور جس طرح مرزا قادیانی اپنے وقت کا ''دجال اکبر'' تھا اسی طرح آپ اپنے وقت کے سب سے بڑے حامی دین متین اور علمبردار اسلام تھے۔

مولانا کے حق میں قدرت کی اس خاموش شہادت پر موافق و مخالف دونوں نے صاد کیا ہے بلکہ خود مرزا جی بھی اپنی موت سے پہلے اس کی شہادت دے گئے ہیں۔ آپ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار ایک بار پھر پڑھ لیجئے کس طرح ایک ایک جملے سے بے بسی و بے چارگی ٹپک رہی ہے۔ کتنی حسرت اور بے کسی کے ساتھ مرزا صاحب، مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے ہاتھوں اپنے سلسلہ کے نابود ہونے اور اپنی بنیاد کے منہدم ہونے کا خطرہ اللہ کے دربار میں پیش کر کے فریاد کر رہے ہیں لیکن اس سے بھی صاف اور صریح الفاظ میں سننا ہو تو مرزا کی تتمہ حقیقۃ الوحی کا ص:۳۰ کھولئے۔ مرزا نے صاف صاف لکھا ہے کہ ''مولوی ثناء اللہ صاحب آج کل ٹھٹھے، ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں۔''

موافقین کے بیانات دیکھنے ہوں تو سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ، حبیب الرحمان مرحوم مہتمم دیوبند اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیانات پڑھ جایئے جو مولانا کی ان مساعی اور آپ کے ان مراتب کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ قادیانی فرقے کے علاوہ ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشور آپ کو ''فاتح قادیان'' کے لقب سے یاد کرتے تھے اور یہ آپ کا ایسا امتیازی وصف و لقب ہے جو پورے ہندوستان میں کسی اور کو حاصل نہ ہوسکا۔ خود مولانا امرتسری رحمہ اللہ کو بھی اپنی اس سعی پیہم اور اس کے اثرات کا علم و احساس تھا۔ غالباً اسی لئے آپ نے لکھا ہے کہ:

''میرا روئے سخن مرزا کے ساتھ، بزرگان علماء کرام سے بعد شروع ہوا مگر کیفیت میں ان سے بڑھ گیا تھا۔'' (تاریخ مرزا، ص:۸۰)

''مسلمانوں کی طرف سے اس دفاع (یعنی قادیانی حملے سے دفاع) کے علمبردار مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔ قدرت کو منظور تھا کہ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد یہ خدمت میرے سپرد ہوگی، جس کی بابت مولانا مرحوم کو علم ہوا ہو تو شاید یہ شعر پڑھتے ہونگے:

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد

(ماخوذ فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ص:۹۱ تا ۱۲۳)

.....(جاری)

بقیہ یادِ رفتگان

دار وصیت کرتے تھے کہ اگر ہم مولانا مجاہد کی زندگی میں فوت ہو جائیں تو ہمارا جنازہ مولانا ثناء اللہ ہی پڑھائیں۔ لوگوں کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ لاہور آ رہے تھے کہ راستہ مین پتہ چل گیا کہ ایک آدمی فوت ہوگیا ہے، اس کی وصیت تھی کہ جنازہ مولانا مجاہد صاحب پڑھائیں۔ مولانا ابھی لاہور نہیں پہنچے تھے کہ راستہ سے ہی واپس پلٹ گئے اور جنازہ پڑھایا۔

دین کے لیے قربانی

مولانا مجاہد صاحب گورنمنٹ سکول میں عربی ٹیچر تھے، دین کے لیے نوکری چھوڑ دی۔ ۷ سال تک بچیاں گھر میں پڑھاتے رہے۔ علاقے میں بہت زیادہ مساجد تعمیر کروائیں۔ ۳۵ سال تک بخاری پڑھاتے رہے۔

گردے میں پتھری تھی، اس کے باوجود دعوت دین کے لیے لمبے لمبے سفر کرتے، دو حج اور دو عمرے کیے۔ مولانا ایک ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے اور 28 جون 2013ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

✦✦✦✦✦

پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت و اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل وزیرآباد کے زیراہتمام ۱۱ویں سالانہ پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس۔

بمقام: غلہ منڈی مین بازار وزیرآباد

20 اپریل 2014ء بروز اتوار بعد نماز عشاء

زیرصدارت: حضرت مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب

مقررین:۔ حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری، حضرت مولانا پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد آف فیصل آباد، حضرت مولانا محمد بنیامین عابد آف اوکاڑہ۔

المرسل:۔ حافظ محمد آصف ناظم نشرواشاعت تحصیل وزیرآباد

0333-4493175

ضلعی و تحصیلی امراء و ناظمین کے نام ضروری پیغام

مرکزی جمعیت اہلحدیث جنوبی پنجاب کے ضلعی/تحصیلی امراء و ناظمین سے گزارش ہے کہ پیغام ٹی وی کے حوالے سے کوئی بھی خبر پیغام چینل کے مقررکردہ نمائندگان کی تصدیق کے بعد بنام دفتر ہیڈ ڈسٹری بیوٹر جنوبی پنجاب 106 راوی روڈ لاہور کے نام ارسال کریں۔ شکریہ!

منجانب:۔ وقار احمد اعوان ہیڈ ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی جنوبی پنجاب

ہوتا ہے شب و روز تماشا میرے آگے

تحریر: جناب حافظ عامر بن قاری عبدالوکیل صدیقیؒ

سعودی ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کے حالیہ دورہ پاکستان کے بعد افواہوں کا ایک بازار گرم ہوا۔ شنید یہ ہے کہ سعودی اعلیٰ شخصیات کا یہ دورہ دراصل پاکستانی ساختہ اینٹی ایئر کرافٹ میزائل حاصل کرنے کے لئے تھا جو شام کے ظلم ستم کے خلاف لڑنے والے سنی مسلمانوں کو فراہم کیے جائیں گے۔ شام کی داخلی صورت حال اقوام عالم سے ڈھکی چھپی نہیں۔ میڈیا اطلاعات کے مطابق مارچ 2011ء سے اب تک شام میں 1,40,000 بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا جاچکا ہے۔ جن کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ سنی عقیدہ کے حامل مسلمان ہیں اور شام کی موجودہ رافضی حکومت انھیں اپنے اقتدار کے لئے خطرہ محسوس کرتی ہے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ اتنی بڑی تعداد میں بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف انسانی حقوق کے چیمپئن ممالک خاموش ہیں۔ یورپی اقوام جو اپنے ممالک میں پرندوں اور جانوروں کے شکار پر بھی ہنگامہ برپا کردیتی ہیں، انھیں شام میں ہلاک ہونے والے ان کثیر تعداد مسلمانوں سے کوئی غرض نہیں اور انھوں نے اس ظلم وستم پر اپنی آنکھیں بند کررکھی ہیں۔ شاید وہاں ہلاک ہونے والوں کا قصور یہی ہے کہ وہ کلمہ گو مسلمان ہیں۔

انسانی حقوق کا عالمی ٹھیکیدار امریکہ جس نے 9/11 میں اپنے 2500 کے قریب شہریوں کی ہلاکت کے بعد دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور افغانستان پر اندھا دھند چڑھائی کر دی تھی۔ اُس نے بھی ان شامی سُنی مسلمانوں پر بشار الاسد کی حکومت کے مظالم پر اپنی آنکھیں کبوتر کی طرح بند کر رکھی ہیں اور زبانی جمع خرچ کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ واضح رہے کہ شامی حکومت کا روس اور ایران کی حکومتیں کھلم کھلا تعاون کررہی ہیں اور باقی ممالک ''تیل دیکھ تیل کی دھار دیکھ'' جیسی پالیسی اپنائے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں سعودی عرب وہ واحد ملک ہے جس نے اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے درد کو محسوس کرتے ہوئے اُن کے خلاف ہونے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کی۔ شام میں ہونے والی حکومت مخالف جدوجہد (جسے شامی حکومت نے بغاوت کا نام دیا ہے) کی اخلاقی اور مالی حمایت کی ہے۔ یقیناً وہاں کے حالات کے مطابق تمام مسلم ممالک کا فرض ہے کہ یہ ظلم وستم جو صرف اور صرف شام کی رافضی حکومت اپنے اقتدار کو دوام دینے کے لئے کررہی ہے اُس کے خلاف متحدہ حکمت عملی تشکیل دیں اور وہاں ہونے والے ظلم وستم کو بہر صورت روکنے کی کوشش کریں۔ یقیناً شریعت کے تقاضوں کے مطابق یہ مسلمان حکومتوں کا لازمی فرض ہے۔

اب جبکہ سعودی حکومت ان مظالم کے خلاف دوسرے مسلمان ممالک کو جگانے کی کوشش کررہی ہے اور شام میں نہتے سنی مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کررہی ہے، اخباری اطلاعات کے مطابق سعودی ولی عہد کا دورہ پاکستان اسی سلسلے کی کڑی تھا۔

روزنامہ جنگ کی خبر کے مطابق شیعہ عالم غلام حامد موسوی نے پاکستانی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ پاکستان مسلم ممالک کے باہمی تنازعات میں فریق نہ بنے۔ اسی طرح قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سید خورشید شاہ نے بھی انھی الفاظ کے ساتھ حکومت پر تنقید کی ہے اور اس اقدام کو حکومت کی خارجہ پالیسی میں واضح تبدیلی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ ماسکو اور تہران بشارالاسد حکومت کے حمایتی ہیں۔ بشار الاسد حکومت کے مظالم میں کھلم کھلا اُس کی حمایت کررہے ہیں اور اسے شام کا اندرونی معاملہ قرار دے رہے ہیں۔

ایسی جو بھی طاقتیں یا شخصیات جو بشار الاسد حکومت کی حمایت کررہی ہیں اور شامی سنی مسلمانوں کی جدوجہد کو بغاوت قرار دے رہے ہیں۔ اُن کو شاید سُنی مسلمانوں کا خون ارزاں محسوس ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ انسانی خون کی قدر و قیمت کو محسوس کیے بغیر صرف اپنے مفادات کے لئے شامی حکومت کی حمایت کررہے ہیں اور ان طاقتوں کے نزدیک 1,40,000 شہید مسلمانوں کی کوئی اہمیت نہیں۔

ایسے میں اگر سعودی عرب نے اپنے بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں کے درد کو محسوس کیا اور ان کی امداد کی طرف باقی مسلمان حکومتوں کی توجہ مبذول کروائی ہے تو یہ ان کا اخلاقی دینی مذہبی اور شرعی فریضہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان مظلوم بھائیوں کی مدد کریں۔

بشار الاسد اور اُس کی حمایت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ سُنی مسلمانوں کے خُون کی قدر و قیمت کو محسوس کریں، اُن پر ظلم واستبداد کے سلسلہ کو بند کرکے شام میں امن قائم کریں۔ سُنی مسلمانوں کو خطرہ محسوس کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے اور اُن کو تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں۔ اگر شامی حکومت ایسا کرنے میں ناکام رہتی ہے تو یہ اُمت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی ہر ممکن مدد کریں اور اُن کو اس ظلم وستم سے نجات دلائیں۔

شام کے دیگر حواری بھی اس کو شام کا اندرونی معاملہ قرار دینے کی بجائے شام کو ظلم وستم سے روکیں اور بجائے اپنے مفادات کے انسانی جانوں کی اہمیت اور قدر و قیمت کو محسوس کریں۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جُہدِ مسلسل..... خیرات میں جُبہ و دستار نہیں

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث (ایک مینار والی) موضع مان گوجرانوالہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما حضرت مولانا اسماعیل سلفی کی خصوصی دعوت پر سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب ہمراہ جماعت کے دیرینہ کارکن رانا ضیب الحسن ایک روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں تنظیمی و تربیتی اور اصلاحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد محترم جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے اپنے خطاب میں مسلک اہل حدیث کی صداقت اور فضائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا اور بتایا کہ جنت میں جانے والا راستہ ایک ہی ہے اور وہ صرف مسلک اہل حدیث کا راستہ ہے۔ لیکن اس کیلئے اس مسلک کے عقائد پر جہاں عمل کی ضرورت ہے وہاں اس کی خدمت، خلوص نیت اور للّٰہیت کے ساتھ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ مسلک اہل حدیث کی خدمت جماعت کے نظم کو قائم کرنا ہے۔ جماعت سے رابطہ مضبوط ہو تو جماعتیں مضبوط ہوتی ہیں۔ امیر کی اطاعت سب سے مقدم رکھی جائے اور سمجھی جائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اس وقت مسلک اہل حدیث کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت ہے جس کا دائرہ کار پورے ملک سمیت دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے بہت تھوڑے وقت میں دریا کو کوزے میں بند کردیا۔

جامع مسجد مبارک اہل حدیث المعروف شیخاں والی گکھڑ میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے درسِ قرآن ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ نبی مکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ اہل حدیث آقا کی زندگی کے علاوہ کسی اور طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتا اور نبی اکرم ﷺ کی ساری زندگی ہمیں جماعتی نظم اور صالح اعمال کا سبق دیتی ہے۔ آج وہی کامیاب ہے جو نبی ﷺ کی سیرت کو اپنی زندگی پر لاگو کرے۔ اس کیلئے جہاں اور بہت ساری سنتوں پر عمل کیا جارہا ہے وہاں جماعت کے پرچم کو تھامنا، امیر کی اطاعت کرنا، نظم جماعت کو مضبوط کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کو عام کرنے کیلئے اور قوم کو بیدار کرنے کیلئے منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں بیداری ملت کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ آیئے آگے بڑھیں جماعتی نظم کو مضبوط کریں، قدم سے قدم، کندھے سے کندھا ملا کر اس کانفرنس کو کامیاب کرائیں۔ اس کانفرنس کی کامیابی جماعت کی کامیابی ہے، جماعت کے کارکنان کی کامیابی ہے جماعت کے اکابرین کی کامیابی ہے۔ اور ان شاء اللہ یہ کانفرنس پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور استحکام کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ اس موقع پر موجود سامعین نے کانفرنس میں شریک ہونے کا عزم کیا اور انہوں نے خود کو جماعتی موتیوں کی لڑی میں پرونے کا وعدہ کیا۔

یادِ رفتگان

شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ

تحریر
جناب مولانا
لیاقت علی باجوہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ بن امام دین فیروز پوری رحمہ اللہ سات سال کے تھے کہ ان کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ آپ کے والد محترم امام دینؒ نے ۱۹۶۲ء میں اپنے دو بیٹوں عطاء اللہؒ اور ثناء اللہؒ مجاہد کو جامعہ تعلیم الاسلام مامونکا نجن میں داخلہ کروادیا۔

مولانا مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ شروع شروع میں میرا دل پڑھائی کے وقت لگتا تھا لیکن پڑھائی کے بعد شیطان طرح طرح کے خیال دل میں ڈالتا اور میں ریل گاڑی کی پٹڑی پر آ کر اکثر رویا کرتا تھا۔ چند دن ہی اس حالت میں گزرے تھے کہ میں نے معمول بنا لیا کہ پڑھائی کے بعد جو فارغ وقت ہوا سے اِدھر اُدھر گزارنے کے بجائے ولی کامل صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی خدمت میں گزاروں۔ صوفی صاحبؒ مجھے دعائیں دیتے، اب میرا دل مطمئن تھا، صوفی محمد عبداللہؒ نے مجھے مجاہد کا لقب دیا۔

جامعہ تعلیم الاسلام میں اس وقت خطیب مولانا عبدالرشید ہزاروی تھے۔ ایک دن صوفی صاحبؒ نے دوران طالب علمی فرمایا کہ آج میرا بیٹا ثناء اللہ جمعہ کا خطبہ دے گا۔ نماز جمعہ کے بعد صوفی صاحبؒ نے میری (مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ) کی تعریف کی اور مجاہد کا لقب دیا اور دعا دی پھر کہا کہ میرا بیٹا ثناء اللہ کفر اور شرک کا مقابلہ کرے گا، ان شاء اللہ مستقبل میں بہت بڑا مبلغ بنے گا اور دین و مسلک کا خادم ثابت ہوگا۔

تدریس، عملی میدان میں

مولانا ثناء اللہ مجاہد ۱۹۶۸ء کو اسی جامعہ سے چھ سال تعلیم مکمل کرنے کے بعد فارغ ہوئے۔ فراغت کے بعد چک حافظ والا ضلع بہاولنگر میں ایک سال تک خطابت کی۔ اس کے بعد برکت پورہ فیصل آباد میں چند سال خطابت کے بعد واپس اپنے ضلع بہاولنگر آ گئے۔

کھچی والا میں مدرسہ

1972ء میں مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ نے اپنے مادر علمی جامعہ تعلیم الاسلام کے نام پر ہی مدرسہ کا آغاز کیا جس کیلئے آپ نے کھچی والا تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر کا انتخاب کیا۔ وہاں کوئی آبادی نہیں تھی، ہر طرف ٹیلے تھے، آپؒ نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی طرز کی مسجد بنائی۔ سب سے پہلے جمعہ میں صرف سات آدمی شریک ہوئے۔ اس کے بعد مجاہد صاحب نے بہت زیادہ محنت کی، اکثر سائیکل پر دور دراز چکوک میں جا کر تبلیغ کرتے اور لوگ توحید پرست ہوتے گئے۔

توحید سنانے سے پتھر پڑے:

تمام انبیاء کی دعوت توحید مشترکہ تھی، دعوت توحید کی وجہ سے انبیاء کو طرح طرح کی تکالیف دی گئیں حتیٰ کہ آخری نبی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی توحید بیان کرنے کی وجہ سے طائف میں پتھر پڑے تھے۔ مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ فرمایا کرتے تھے کہ 183 چک ضلع بہاول نگر میں ایک آدمی اہلحدیث تھا اس کی دعوت پر حنفیوں کی مسجد میں تقریر کی تو انہوں نے اوپر سے پتھر برسانا شروع کر دیئے۔ مولانا نے پتھروں کی پروا کیے بغیر تقریر جاری رکھی اور کئی لوگ دامن توحید سے وابستہ ہوگئے۔

گھوڑا دوڑاتا ہوا شخص:

ایک دفعہ چک 439 میں مولانا ثناء اللہ مجاہد نے دو گھنٹے توحید کے موضوع پر تقریر کی جس کے اثر سے کافی لوگ متاثر ہوئے، جب تقریر ختم ہوئی تو ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا داخل ہوا۔ پھر اس نے کہا کہ میں بڑے لمبے سفر سے تقریر سننے کے لیے حاضر ہوا ہوں اگر ہو سکے تو مجھے دوبارہ تقریر سنا دی جائے۔ آپ نے ایک آدمی کی فرمائش پر مزید 2 گھنٹے توحید باری تعالیٰ کو بیان کیا۔ اس محنت کا یہ اثر ہوا کہ آج 28 چک، 434 چک، 202 چک، 207 چک، لطیف آباد، 178 چک، 214 چک، 213 چکوک میں اکثریت آبادی اہلحدیث کی ہے۔ مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ کی محنت کا یہ اثر ہے کہ چک نمبر ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۹۰، ۲۳۹، ۱۵۶، ۱۶۰، ۱۹۳، ۱۹۵ ان میں اکثریت اہلحدیث کی ہے اور کئی چک وہابیوں کے چک سے مشہور ہیں اور بالخصوص کھچی والا جس جگہ کوئی آبادی نہ تھی اس شہر میں بھی کثیر تعداد میں اہلحدیث ہیں۔

شیخ الحدیث اور روپڑی صاحب کی آمد

ایک دفعہ مولانا ثناء اللہ مجاہد نے مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کو تبلیغی پروگرام کے لیے مدعو کیا تو مخالفین نے کہا کہ ان کے علماء جب لاری اڈے پر اتریں گے تو ہم ان کو ماریں گے اور ان کو کسی صورت میں جلسہ نہیں کرنے دیں گے۔ حنفی اسلحہ تان کر اڈے پر آ گئے۔ مولانا ثناء اللہؒ نے اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لیا، روپڑی صاحب اور شیخ القرآن کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ حنفی حضرات کو جرأت نہ ہوئی کہ ان علماء کو تکلیف پہنچا سکیں۔ جلسہ کی منظوری کا ٹائم رات 12 بجے تک تھا لیکن روپڑیؒ صاحب نے اپنی تقریر ۲ بجے ختم کی۔ روپڑیؒ صاحب کی تقریر کے دوران پولیس والے آ گئے کہ آپ تقریر بند کر دیں کیونکہ اجازت رات 12 بجے تک ہے۔ روپڑیؒ صاحب نے پولیس والوں سے کہا کہ فحاشی کی تو کھلی چھٹی ہے اور قرآن سنانے پر پابندی ہے، میں ہرگز یہ پابندی قبول نہیں کروں گا۔ روپڑی صاحب نے توحید کے موضوع پر مفصل خطاب کیا جس سے کافی لوگ مسلک اہلحدیث سے متاثر ہوئے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جامعہ تعلیم الاسلام للبنات

مولانا ثناء اللہ مجاہدؒ کی زیر نگرانی بچیوں کا ایک بہت بڑا ادارہ جامعہ تعلیم الاسلام کے نام سے کام کر رہا ہے۔ اس سال (۱۴۳۵ھ) میں ۴۳ بچیاں وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان دے رہی ہیں۔ جن میں سے تیرہ بچیاں شہادۃ العالمیہ کا امتحان دے رہی ہیں۔ سالانہ 10 سے 12 بچیاں سند فراغت حاصل کرتی ہیں، گزشتہ سال ۸ لڑکیوں نے قرآن پاک حفظ کیا۔

جنازہ کی وصیت

مولانا ثناء اللہ مجاہد ایک بہترین خطیب، کامیاب مدرس اور جید عالم دین تھے۔ اخلاق ایسا کہ ان کے تعلق

باقی صفحہ 18 پر

اخبار الجماعۃ

جامعہ سلفیہ میں ممتاز علماء اور مبلغین کا اہم اجلاس

ممتاز علماء مبلغین اور اساتذہ کا ایک اہم اجلاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں قومی اور بین الاقوامی حالات پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ حالات کا مکمل تجزیہ کیا گیا۔ یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ بعض قوتیں اسلام کے نام پر اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور تہذیب کا حلیہ بگاڑ رہی ہیں اور لوگوں کو اباحیت، الحاد اور لادینیت کا درس دیتی ہیں۔ اسلام کے وہ مسائل جن میں اسلاف نے اتفاق و اتحاد پیدا کیا اور صدیوں سے مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں۔ ان میں شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں اور امت میں اختلاف و افتراق کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ عوام دینی مسائل سے آگاہی نہیں رکھتے لہٰذا انہیں گمراہ کرنے اور من گھڑت مسائل میں الجھانے میں آسانی ہوتی ہے۔ وہ ایسی بدعات و خرافات کو ہی دین کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان پر اصرار بھی کرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان میں پختگی آجاتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض علماء دنیاوی مفادات کے لیے انہیں مزید گمراہ کرتے ہیں اور فرضی کہانیاں سنا کر دین سے دور کر دیتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کیا ہم اپنی ذمہ داری کما حقہ پوری کر رہے ہیں۔ کیا ہم دین کی سچائی اور اس کی اصلی تعلیمات کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہیں۔ کیا ہم اپنا حقیقی موقف بیان کر سکے ہیں اور عوام کو حقائق سے آگاہ کر سکیں گے۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ عوام کو نام نہاد مذہبی سکالروں اور بدیسی ملاؤں کے چنگل سے آزاد کرائیں یہی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جو وحشی درندوں کی طرح ان کے ایمان نوچ رہے ہیں۔ علماء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ گمراہ کن عقائد کے مقابلے میں ہماری سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہم غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہیں اور اپنے فرائض منصبی کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کر رہے۔ لہٰذا ہمیں خواب غفلت سے اٹھنا ہوگا اور بنظر عمیق حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ عوام کو حقیقی صورت حال سے آگاہ کرنا ہوگا۔ اسلام کے نام پر ہونے والی لوٹ مار کا راستہ روکنا ہوگا۔ اسلامی عقائد عبادات اخلاقیات اور تہذیب پر کسی کو ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور وہ مسائل جن پر اسلاف امت متفق تھے اور صدیوں سے اس پر عمل ہوتا آیا ہے کسی کو ان کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، خاص کر اسلام کی ممتاز شخصیات جن میں خلفاء الراشدین صحابہ کرام اہل بیت عظام محدثین اور آئمہ وفقہاء کرام کے عزت احترام پر آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔

اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان تمام امور کا بغور جائزہ لے کر اس پر مفصل رپورٹ مرتب کرے گی اور حقیقی صورت حال سے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کو مطلع کیا جائے گا۔ اہم مسائل پر پمفلٹ اور کتابچے شائع کیے جائیں گے اور خصوصاً خطباء اور واعظین کی رہنمائی کے لیے پروگرام مرتب کیے جائیں گے۔

اجلاس سے حافظ محمد شریف، پروفیسر نجیب اللہ طارق، حافظ مسعود عالم، مولانا عبدالغفار اعوان، مولانا محمد ادریس سلفی اور پرنسپل جامعہ چودھری یٰسین ظفر نے خطاب کیا۔ ڈاکٹر عتیق الرحمٰن کو کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا۔ دعا خیر کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ سلفیہ فیصل آباد

تحصیل رحیم یار خان میں ''پیغام چینل کا اجراء''

جناب مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل، جناب قاری ثناء اللہ شاہد قصوری اور زاہد فاروق سانگی ناظم وکلا سلفیہ تحصیل رحیم یار خاں نے تحصیل میں دیہاتی احباب کے شوق پرسٹی رحیم یار خاں کیبل آپریٹرز جناب محمد نعیم اور محمد ساجد کے ساتھ دیہاتوں میں لے جا کر چیک کروایا پھر تحصیل کے ذمہ داران نے اپنی جیب سے (5000) پانچ ہزار روپے خرچ کر کے مطلوبہ سامان فراہم کر کے فتح پور پنجابیاں، شیخ واہن، بہادر پور چوک چک نمبر 125/P دیگر مضافات میں پیغام چینل کا اجراء کروایا۔ الحمدللہ، اب ''پیغام چینل'' شہر رحیم یار خان و دیہات میں دیکھا جا رہا ہے۔

منجانب:۔ ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان

0300-9679796

اجتماع خواتین بسلسلہ تقریب مشکوٰۃ المصابیح

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث (شعبہ خواتین) تحصیل رحیم یار خان

زیر نگرانی: محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری مدیرہ شعبہ للبنات مرکز ہذا۔ مورخہ 8 مارچ 2014ء بروز ہفتہ صبح 8 تا 1 بجے دوپہر تلاوت کلام پاک کے بعد حمد و نعت طالبات مدرسہ نے پیش کیں۔

پہلا خطاب: محترمہ بنت حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم ساجد (گوجرانوالہ) نے توحید و سنت کی اہمیت بیان فرمائی۔

رزلٹ و انعامات: پرنسپل ادارہ بنت حکیم عبدالرحمٰن الراسخ (گوجرانوالہ) نے سالانہ رزلٹ سنایا اور پوزیشن ہولڈرز کو کتب اور نقدی کی صورت میں انعامات سے نوازا۔ وفاق المدارس السلفیہ کے تحت سند فراغت پانے والی طالبات کو تفسیر قرآن و دیگر کتب کے سیٹ و نقد انعامات دیئے گئے اور ان کی رداپوشی بھی کی گئی۔ پرنسپل مدرسہ نے مدرسہ کے نصابی کورس سے سامعات کو آگاہ کیا اور داخلہ کی ترغیب دی۔

آخری خطاب: محترمہ بیگم صاحبہ حافظ عبدالصبور (سیالکوٹ) نے علم کی فضیلت پر ارشاد فرمایا اور دعا کروائی۔ آخر میں تمام مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ الحمدللہ اجتماع ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔

پیش کردہ: ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری رئیس مرکز ہذا

ضرورت امام وخطیب

جامع مسجد تقویٰ اہلحدیث شکر گڑھ میں تجربہ کار خطیب کی ضرورت ہے۔ جو خطبہ جمعہ اور امامت کے ساتھ ساتھ ہائی سکول میں بھی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں، تنخواہ معقول ہوگی۔

رابطہ:۔ قاری حافظ عبدالرشید 0308-6182758

تھر کے قحط زدگان کی امداد میں مرکزی جمعیت اہلحدیث تھر پارکر کا کردار

الحمدللہ مرکزی جمعیت اہلحدیث تھر پارکر نے ہمیشہ سے تھر کی ہر حالت میں مدد کی ہے۔ سیلاب ہو یا قحط پانی کا مسئلہ ہو یا گھروں کا ہر ممکن تھر باسیوں کی مدد کی ہے۔ سیلاب میں سب سے زیادہ علاقے میں تعاون مرکز کا نمایاں ہے جن میں ۴۰۰۰ ہزار گھرانوں کو راشن ۲۰۰ گھرانوں کو ٹینٹ اور ۲۰۰ گھرانوں کو مکانات کی تعمیر ۲۰۰ ہینڈ پمپ ۳۰ کنویں ۲۰ روٹر پمپ، ۳۰ مساجد کی تعمیر ہوئی اور الحمدللہ اب قحط میں بھی مرکزی جمعیت نے تھر باسیوں میں سب سے زیادہ مدد کی ہے جن میں سب سے پہلے اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ یو کے کی طرف سے ۲۰۰ گھرانوں کو راشن فراہم کیا گیا۔ ۲۰۰ گھرانوں کو دو دو ہزار نقد رقم دی گئی اور فری موبائل ڈسپنسری کا انتظام کیا گیا جس میں ۵۰۰ مریضوں کا ماہر ڈاکٹروں کی معاونت سے علاج کے بعد ان کو ادویات فراہم کی گئیں اور اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ یو کے کی طرف سے نوکوٹ تحصیل مٹھی میں مستقل طور پر ڈسپنسری قائم کی گئی ہے جس میں مریضوں کو ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد اسلامک ویلفیئر برطانیہ کی طرف سے ۲۰۰ گھرانوں کو راشن فراہم کیا گیا اس کے بعد شاہ عبداللہ آل سعود کی طرف سے تحصیل مٹھی میں ۱۰۰۰ گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا اور تحصیل ڈیپلو میں ۱۰۰۰ گھرانوں کو راشن تقسیم کیا گیا اس کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی طرف سے ۵۰۰ گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا اس کے بعد فضیلۃ الشیخ ابوتراب علی محمد صاحب امیر بلوچستان کی طرف سے ۷۰۰ خاندانوں میں راشن تقسیم کیا گیا اور مزید مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی طرف سے ۵۰۰ خاندانوں کے راشن کا انتظام کیا گیا ہے جو کہ عنقریب تقسیم کیا جائے گا۔

اب ہم اراکین تھر پارکر تمام معاونین ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصا محترم پروفیسر ساجد میر صاحب حافظ عبدالکریم صاحب، فضیلۃ الشیخ ابوتراب صاحب فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم میر پوری صاحب، محترم جاوید اقبال صاحب، محترم نجیب اللہ عابد صاحب، حافظ شاہد امین صاحب، مولانا عبدالرحمٰن ثاقب صاحب جنہوں نے مشکل وقت میں انتھک جدوجہد کر کے تھر کے عوام کی مدد کی۔

مولانا محمد حسن سموں صاحب واراکین تھر پارکر

خطبہ جمعۃ المبارک

7 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک پروفیسر مولانا محمد ابراہیم طارق نے شاہ پیر و لکمیر (متصل نواب شاہ) میں ''حقانیت مسلک اہل حدیث'' کے عنوان سے پڑھا۔ جمعہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ فراز لکھیر صاحب نے شیخ صاحب اور مہمانوں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔

المرسل:۔ حافظ صلاح الدین کا کا ناظم تحصیل نیو سعید آباد

دس روزہ تعلیمی، تبلیغی واصلاحی پروگرام

بتاریخ 20 اپریل 2014ء سے آغاز بمقام کلیال وادی سون ضلع خوشاب نامور علماء تشریف لائیں گے۔ شرکاء کے لئے قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔

عبدالستار اعوان کلیال وادی سون ضلع خوشاب

0333-6813820

علم جرح وتعدیل پر ڈاکٹر سہیل حسن کی کتاب

اسلام آباد:۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے علم جرح وتعدیل کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر ڈاکٹر سہیل حسن کی مرتب کردہ اُردو کتاب ''علم جرح وتعدیل'' شائع کر دی ہے۔ کتاب کی اشاعت کے ضمن میں گفتگو کرتے ہوئے ادارہ کے شعبہ مطبوعات کے ڈپٹی ڈائریکٹر سید مزمل حسین نے کہا کہ حدیث کے باب میں علم و جرح و تعدیل کو بہت اہمیت حاصل ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اُردو زبان میں اس فن کے بارے میں کوئی مفصل کتاب موجود نہ تھی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب مرتب کی گئی۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر سہیل حسن آج کل ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

سید مزمل حسین ڈپٹی ڈائریکٹر (مطبوعات)

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مورخہ 15 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہلحدیث گڑھی گوندل میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

زیر صدارت: جناب ملک محمد منیر اعوان، امیر ضلع

زیر نگرانی: قاری خورشید عالم امیر تحصیل سیالکوٹ

مقررین: قاری عبدالشکور سلفی ناظم تحصیل سیالکوٹ، حافظ سلمان سلفی، حافظ عبدالرحمٰن، حضرت مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی۔

کانفرنس حاضری وخطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

مدرسہ بنات الاسلام

مدرسہ بنات الاسلام رحیم یار خان میں بچیوں کی دینی تعلیم کی قدیم درسگاہ ہے جس کا قیام ۱۹۸۶ء میں چوہدری محمد علی مرحوم اور آپا جی فاطمہ کی سرپرستی میں لایا گیا۔ اب تک مدرسہ سے ۸۷ طالبات مکمل عالمہ بن کر اور وفاق المدارس سلفیہ سے شہادت عالیہ کی سند لے کر کامیاب ہوئی ہیں۔ جو ملک کے مختلف شہروں میں بچیوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ اس وقت مدرسہ میں ۶۵ طالبات زیر تعلیم ہیں، جن میں سے ۴۷ مدرسہ میں مقیم ہیں جن کے طعام وقیام کے اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔ اہل خیر مدرسہ کے ساتھ تعاون کریں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔

آپ کا بھائی محمد احمد مجاہد خادم، مدرسہ بنات الاسلام امانت کالونی رحیم یار خان 0300-6731181

مبارک باد

محترم حافظ محمد عامر صدیقی صاحب کو صدر اہل حدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب، ڈاکٹر عبدالکریم ندیم جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب مولانا نعیم الرحمٰن عزیز شیخوپوری کو ناظم تبلیغ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان مقرر ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ نیز محترم قاری محمد حنیف ربانی امیر ضلع گوجرانوالہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصی دعا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالشکور انجم آرائیں بانی وانچارج علامہ یزدانی شہید فری ڈسپنسری محلہ سمن آباد گوجرانوالہ

فری میڈیکل کیمپ

09 مارچ 2014ء بروز اتوار الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن ضلع چنیوٹ کی طرف سے چوک جوڑاں تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ماہر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جنہوں نے وہاں پر سینکڑوں مریضوں کو چیک کیا اور فری ادویات تقسیم کیں۔ کیمپ صبح 9 بجے سے لے کر شام تک جاری رہا۔ کیمپ کی کامیابی پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع چنیوٹ کے امیر حاجی عبدالغفور صاحب اور اہل علاقہ نے طارق ڈاہر صدر A.Y.F چنیوٹ، فیاض نوری جنرل سیکرٹری A.Y.F ضلع چنیوٹ اور الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن کی خدمات کو سراہا۔

منجانب:۔ محمد سجاد ڈاہر شعبہ نشر واشاعت A.Y.F ضلع چنیوٹ

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت و اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل ظفروال کے زیر اہتمام مورخہ 5 اپریل بروز ہفتہ جامع مسجد اہلحدیث تغل پور میں ایک عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔

زیر صدارت: حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال۔ جس میں حافظ محمد یوسف پسروری، حافظ عمر صدیق، مولانا عبدالستار راشد مدیر جامعہ حرمین، مولانا محمد حسین مدنی اور مولانا محمد ابراہیم محمدی نے شاندار اور جاندار خطابات فرمائے۔ مولانا عبدالوہاب صدیقی نے نعت پیش کی۔ چوہدری محمد اسماعیل اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر شہباز قمر نے ادا کئے۔ آخر میں قرعہ اندازی کے ذریعے ایک آدمی کو عمرہ کا ٹکٹ دیا گیا۔ شرکاء کی حاضری بھرپور تھی۔

اسداللہ گل رابطہ سیکرٹری تحصیل ظفروال

تبلیغی پروگرام

06 فروری کو ضلع ٹنڈو الہیار میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ زبیر احمد کاکا نے خطاب کیا۔ اس کے بعد پروفیسر مولانا محمد ابراہیم طارق حفظہ اللہ نے ''توحید ربانی'' کے عنوان پر مدلل خطاب فرمایا۔ بعد ازاں ضلع ٹنڈو الہیار میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کا نظم قائم کیا گیا۔ جس میں مولانا عبدالجبار کشمیری کو امیر، عزیر کاکا کو ناظم، عبدالوحید کو ناظم مالیات مقرر کیا گیا۔

المرسل:۔ حافظ صلاح الدین کاکا نیو سعید آباد، سندھ

دعوتِ توحید کانفرنس

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام 5 جنوری 2014ء بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث L-134/9 ساہیوال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام مجید حافظ اسلام الدین اور حمد ونعت قاری عبدالرزاق آصف اور منظور احمد عنبو آنہ نے پیش کیں۔ نقیب محفل قاری محمد یوسف فاروقی تھے۔

کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن توحیدی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد، مولانا محمد نعیم بٹ نے خطابات کئے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں ضلعی ناظم مولانا احمد یار صدیقی، مولانا عبدالغفور پورش، حافظ عبدالجبار زاہد، قاری ظہیر اکبر سبحانی اور مولانا بشیر احمد ظفر و دیگر علماء کرام بطور مہمان خاص تشریف لائے۔ کانفرنس حاضری اور تقاریر کے لحاظ سے کامیاب رہی۔

رپورٹ:۔ احمد عبدالرحمٰن سیکرٹری نشر واشاعت A.Y.F ضلع ساہیوال

اظہار تشکر

ہم علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور کے زیر اہتمام 38 ویں سالانہ سہ روزہ سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں کانفرنس میں قائدین، علماء، خطباء، شعراء، قراء، زعمائے ملت اور احباب جماعت کی تشریف آوری پر انتہائی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے جامعہ محمدیہ خانپور سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

منجانب:۔ اراکین مرکزی جمعیت اہلحدیث خانپور ضلع رحیم یار خان

خطبات جمعۃ المبارک

18 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب،

☆30 مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک حافظ شفیق الرحمٰن چشتی صاحب

بمقام: جامعہ دارالاسلام کھڈیاں خاص، قصور۔

قاری عنایت اللہ سلفی ناظم جامعہ ہذا 0301-3661352

دعائے صحت

قاری احسن الٰہی ربانی ناظم تبلیغ ضلع ننکانہ ایک موذی مرض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ منجانب:۔ حکیم محمد سلیمان اظہر امیر ضلع ننکانہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
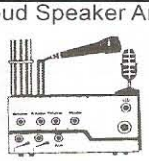
پروپرائیٹر محمد عثمان
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کا ۲۹ واں ماہانہ اجلاس جامع مسجد محمدی اہلحدیث ماڑی بھنڈراں 30 مارچ بروز اتوار زیرصدارت امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر منعقد ہوا۔ اجلاس میں بیت المال اور تبلیغی پروگرام کا جائزہ لیا گیا۔ بعد میں منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں بیداریٔ ملت ڈویژنل کانفرنس 10 اپریل 2014ء کو قافلوں کی صورت میں روانہ ہونے کو یقینی بنایا۔ اجلاس میں علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد میں علماء کی ضیافت کی گئی۔

نوٹ: آئندہ ماہ کا اجلاس 27 اپریل کو جامع فاطمہ اہلحدیث موضع لنج میں ہوگا۔ بوقت بعد نماز ظہر۔

منجانب:۔ قاری نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

خطبہ جمعۃ المبارک

4 اپریل 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اہلحدیث علی آباد چک 112 تحصیل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب میں جناب مولانا قاری شفیق الرحمن سلفی نے پردہ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ انکا خطاب مدلل اور نہایت مؤثر تھا۔

منجانب:۔ عبدالغفور وابلہ علی آباد تحصیل سانگلہ ہل

سالانہ سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

19 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیم اہلحدیث موضع ستوکی میں تیسری سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ جس میں مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا امین حیدری، مولانا آصف ربانی خطاب فرمائیں گے۔ عمران عابد عائشہ وولن ملز لمیٹڈ 18 کلومیٹر ملتان روڈ لاہور

مبارک باد

ہم جناب حاجی نذیر احمد انصاری کو چیئرمین مالیاتی کمیٹی پیغام ٹی وی بننے پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر اور حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ کو اس احسن اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

منجانب:۔ حافظ صفوان احمد فاروقی جنرل سیکرٹری A.S.F ضلع لاہور

دوا بھی غذا بھی

فیصل معجون قوت دماغ زعفرانی®

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

طلباء، اساتذہ علماء، وکلاء اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک انمول تحفہ

- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- بے خوابی، ذہنی دباؤ، جسمانی کمزوری اور اعصابی تناؤ کا اکسیر علاج
- معدہ و جگر کی گرمی اور کمزوری کا بہترین علاج
- ہر موسم، ہر مزاج اور ہر عمر میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- حمل، ولادت، زچگی اور رضاعت کی تمام کمزوریوں کا علاج
- نظام ہضم کی درستگی، اعصاب کی کمزوری اور پیدائشی خون، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید
- بیماری اور آپریشن کے بعد ہونے والی کمزوری کا بہترین علاج

بذریعہ ڈاک ڈلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

تعارفی قیمت 1200/-

Wgt.: 600gm 5 گرام دودھ کے ہمراہ، صبح شام

اجزائے معجون

زعفران	جوہر مرجان	آملہ	مرچ سیاہ	مغز شیارین	الائچی خورد
بادیان	شہد	اسطوخودوس	مغز فندق	گوند کتیرہ	ورق طلاء
مروارید	بلیلہ	برہمی بوٹی	گل سرخ	ورق نقرہ	گاؤزبان
دارچینی	جوہر آہن	مغز اخروٹ	خشخاش	مغز بادام	طباشیر
کشنیز	مویز منقی	مغز کدو	مغز تربوز	الائچی کلاں	زرشک

Faisal Foods® Star Plaza, D-Ground, Faisalabad. 0314-3085577

فیصل FOODS®

عظیم خوشخبری

بواسیر کا آپریشن کروانے سے پہلے نجات، بواسیر کیپسول 15 روزہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ معجون شفاء، پیشاب کی کثرت کے لئے فوری اثر اور انتہائی مفید ہے۔

حکیم فاروق اقبال فاضل طب والجراحت، نیو کروال شالامار ٹاؤن لاہور

(طبیب قرشی ڈسپنسری کیمپ جیل لاہور) 0321-4388612

مدنی دواخانہ

معالج: ابوعبیدہ حکیم محمد ابراہیم حنیف

خطیب: مسجد محمدی باغوالی اہل حدیث،
☆ فاضل تحریک طب (رجسٹرڈ) پاکستان،
☆ فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس،
☆ فاضل طب اسلامی، نبوی، اسلامی اور یونانی طریق علاج

لیور لائف سیرپ
خون کی کمی، معدے کی خرابی
جگر کی کمزوری اور عام کمزوری کا حل

ہیئر لائف روغن
سر کی خشکی، سکری بالوں کی ہر اک خرابی
مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

اوقات کار: گرمیوں میں صبح 9 بجے تا 12 بجے، عصر تا مغرب..... سردیوں میں دوپہر 1 تا 5 بجے شام

پتہ: مین سٹاپ اسعد کالونی، شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 0333-8113255

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوہر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (الحدیث)

سکولوں کے سالانہ امتحانات میں پرائمری، مڈل، میٹرک پاس ہونے والے طلبہ کیلئے دینی تعلیم کے ساتھ

دارالحدیث اوکاڑا میں داخلہ کا سنہری موقع

والدین کیلئے خوشخبری

شعبہ تحفیظ: اس پرفتن دور میں اپنے بچوں کو قرآن مجید حفظ کرانا بہت بڑی سعادت ہے۔ آپ کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے دارالحدیث اوکاڑا میں پرسکون ماحول میں بہترین تربیت کے ساتھ حفظ القرآن کا اہتمام ہے۔ آپ اپنے پھولوں جیسے پرائمری پاس بچے حفظ کیلئے جلد داخل کروائیں۔ قیامت کے دن حافظ قرآن کے والدین کو ایسا سنہری تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بڑھ کر ہوگی۔

شعبہ کتب: ☆ نیز پرائمری پاس طلبہ کیلئے چھٹی کلاس کا داخلہ بھی شروع ہے۔ بچوں کو عصری علوم کیلئے داخل کروائیں۔

☆ مڈل پاس طلبہ کیلئے میٹرک، ایف۔ اے مع علوم دینیہ بمطابق نصاب وفاق بہترین تعلیمی سلسلہ جاری ہے۔

☆ طلبہ کی رہائش، خوراک و دیگر سہولیات بذمہ مدرسہ ہیں تو پھر دیر کیوں؟ ابھی اور فوری رابطہ کر کے بچوں کو داخل کروائیں۔ والدین یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہے۔

عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال روڈ، اوکاڑا 0312-4403173, 044-2521460

گولڈن

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمبلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمبلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

U.P.S

امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمبلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمبلی فائر

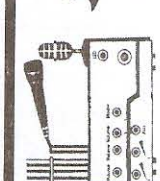

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نئیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

ایمبلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمبلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمبلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

سکولز و کالجز کے طلباء کیلئے

عظیم خوشخبری

سرپرست
ڈاکٹر محمد صدیق
نائب امیر تحصیل مریدکے

10 اپریل 2014ء سے **داخلہ** جاری ہے۔

2 سالہ درسِ نظامی

2 سالہ درس نظامی کا مختصر تعارف

☆ ابتدائی تین ماہ میں مسلسل گرائمر اردو زبان میں، ☆ قرآن مجید کے مشکل صیغوں کا حل، ☆ ترکیب الاسناد، ☆ ترکیب القرآن، ☆ مکمل ترجمۃ القرآن معہ مختصر تفسیر، ☆ مکمل صحاح ستہ، ☆ 3 سو احادیث (بخاری و مسلم) زبانی یاد، ☆ عربی کا معلم (مکمل چار حصے)، ☆ صرف ونحو (تسہیل النحو، تمرین النحو، تمرین الصرف، ضیاء النحو، علم الصرف مکمل، اصول صرف، علم الصیغہ، ابواب الصرف، صفوۃ المصادر) مزید تسلی کیلئے تشریف لائیں یا فون پر رابطہ کریں۔

ہماری اولین ترجیحات: (1) طلباء میں اخلاقی تربیت، تزکیہ نفس اور عبادت کا ذوق پیدا کرنا، (2) طلباء میں تقریری، تحریری اور تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، (3) طلباء کو نظم وضبط، پابندی وقت اور انتھک محنت کا خوگر بنانا، (4) طلباء کو پیشہ ور مولوی یا خطیب نہیں بلکہ مجاہد اور داعی بنانا، (5) طلباء کو سوالات کی اجازت و آزادی فکر، عزت نفس اور مقصد حیات دینا۔

شرائط داخلہ: ⊙ حافظ قرآن یا لکھنا پڑھنا جانتا ہو، ⊙ شناختی کارڈ اور سرپرست کا ہمراہ ہونا، ⊙ علاقے کے امیر کا تزکیہ اور بستر ہمراہ لانا، ⊙ قیام وطعام کا بہترین انتظام اور طلباء کیلئے علاج معالجہ کی فری سہولت میسر ہے۔

حافظ امان اللہ محمدی (ناظم جامعہ محمدیہ اہلحدیث رکھ باؤلی مریدکے) **0321-8841248, 0307-4317527**

ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ

الحمد للہ! گزشتہ دو دہائیوں سے دین ومسلک کی خدمت میں مصروف ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ کی جانب سے مختلف موضوعات پر لاتعداد کتب، اسٹکر، پمفلٹ، مفت تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے دینی کُتب، اسٹکر، پمفلٹ کی مفت تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ادارہ کے تحت تقسیم کیے گئے لٹریچر سے زیادہ سے زیادہ احباب مستفید ہوں۔

اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے ابھی دو موضوعات پر کتب زیر تقسیم ہیں:

(1) عورتوں کے مسائل اور اُنکا حل.....قرآن وسنت کی روشنی میں (صفحات-/150)

(2) 1000 منتخب احادیث ماخوذ از مشکوٰۃ شریف (صفحات-/240)

خواہشمند حضرات 60 روپے ڈاک خرچ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ ابھی تک ادارہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہا ہے۔ دینی لٹریچر کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر ادارہ مخیّر حضرات کے تعاون کا منتظر ہے۔ تعاون کے خواہشمند رابطہ کریں۔

منتظم: ڈاکٹر عبدالسمیع ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ 0302-2001716

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کیساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توبہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دے۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے۔ کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔ کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔ جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	عصابہ	11	بول بستری	21	دل کا دورہ	31	امراض مردانہ	41	رسولیاں	51	یرقان
2	شقیقہ	12	مرگی	22	اپھارہ	32	امراض زنانہ	42	دبلا پن	52	استسقاء
3	بے خوابی	13	رعشہ	23	السر	33	وجع المفاصل	43	بال سفید ہونا	53	لیوکیمیا
4	بند نزلہ	14	مالی خولیا	24	اماس	34	تجر المفاصل	44	بال چر	54	تھیلاسیمیا
5	لکنت	15	ٹینشن	25	پتھری پتہ	35	گنٹھیا	45	گنجا پن	55	ہموفیلیا
6	پتھری گردہ	16	کیرا	26	سوراز ہر	36	نقرس	46	کمی خون	56	بے اولادی
7	شوگر	17	دمہ	27	تقیطر البول	37	عرق النساء	47	جنون	57	کمی ہارمونز
8	سلسل البول	18	ٹی بی	28	گنگرین	38	مہرے ہل جانا	48	دل میں سوراخ	58	عنانت
9	سوکڑہ	19	بلڈ پریشر	29	بواسیر	39	تشنج وکزاز	49	دل کے وال بند ہونا	59	ایزوسپرمیاں
10	سنگدنی	20	کولیسٹرول	30	اولاد نرینہ	40	برص	50	اعصابی کمزوری	60	کایا کلپ

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد)

13487900227901

اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (پتوکی)

7001-0101053034

☆ اکاؤنٹ نمبر یو.بی.ایل۔اومنی

0345-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور۔ فون: J:0345-7545119, T:0313-7545119

مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور کے زیر اہتمام

25 اپریل 2014 کا خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن، لاہور

عظیم الشان

فضیلۃ الشیخ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب MNA

حفظہ اللہ

آف ڈیرہ غازی خاں

ناظم اعلیٰ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

ان شاء اللہ

آغاز خطبہ 12:40

منجانب: حافظ ممتاز حسین خطیب و انتظامیہ جامع مسجد تقویٰ 0321 2222574

دینی و دنیاوی علوم کی عظیم دانشگاہ جامعہ دارالاسلام (رجسٹرڈ) ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور میں

اعلان داخلہ

شعبہ درس نظامی، تجوید و قرأت

بہترین رہائش، خوراک اور علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ

☆ شعبہ تجوید و قرأت میں حافظ قرآن/منزل پختہ کرنے کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ☆ مڈل کا امتحان دے کر فارغ ہونے والے طلباء کیلئے درس نظامی میں داخلہ کا سنہری موقع۔ ⊙ داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔ ⊙ والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، طالب علم کے "ب" فارم کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

مڈل پاس طلباء کیلئے تجوید کیلئے حافظ قرآن دینی و عصری تعلیم ایک ساتھ وفاق المدارس السلفیہ کا نصاب میٹرک کی باقاعدہ کلاسز

نوٹ: جامعہ دارالاسلام خورشیدیہ للبنات، باقر کے روڈ پر مقامی و بیرونی طالبات کیلئے انتہائی محفوظ اور شاندار عمارت میں درس نظامی، حفظ و قرأت اور وفاق المدارس کا بہترین انتظام ہے۔

الداعی الی الخیر: حافظ مشتاق احمد رئیس جامعہ دارالاسلام ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور 0300-6570889

ابو ہریرہ شریعہ کالج میں داخلہ لیجیے

حضرات آپ یقیناً واقف ہوں گے کہ ملک میں یہ واحد ادارہ ہے جس میں 1997ء سے درسِ نظامی کے ساتھ لازمی (Compulsary) ایف۔اے، بی۔اے کروایا جاتا ہے۔ اب تک جو بیک وقت عالمِ دین اور گریجویٹ علماء فارغ ہوئے ہیں۔ چند ایک کو چھوڑ کر باقی تمام فوج، پولیس اور ایجوکیشن کے شعبے میں ہم پوسٹوں پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔

داخلہ 10 اپریل تا یکم مئی

میرٹ: میٹرک۔ تاہم میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں البتہ فیل ہونے کی صورت میں طالب علم کو فارغ کر دیا جائے گا۔

سہولیات: تعلیم، رہائش، کھانا فری تاہم درس نظامی اور کالج کی کتب طالب علم کے ذمہ ہونے کے ساتھ اسے استعداد کے مطابق کچھ ماہانہ زرتعاون جمع کروانا ہوگا۔ تاکہ مفت خوری سے اجتناب اور طلباء میں خودداری پیدا ہو سکے۔

نصاب شریعہ کالج

سال اوّل: ترجمۃ القرآن سورۃ الفاتحہ تا الاعراف، مشکوٰۃ اوّل، علم النحو، علم الصرف، ابواب الصرف، دروس اللغۃ العربیۃ (دو حصے) تجوید القرآن **فرسٹ ائیر نصاب بمطابق لاہور بورڈ**

سال دوم: ترجمۃ القرآن سورۃ الاعراف تا النمل، مشکوٰۃ ثانی، نحو میر شرح مائۃ عامل، کتاب الصرف، اطیب المنح، معلم الانشاء (دو حصے) تجوید القرآن **سیکنڈ ائیر نصاب بمطابق لاہور بورڈ**

سال سوم: ترجمۃ القرآن، مسلم شریف، ترمذی شریف، ہدایۃ النحو، علم الصیغہ، السراجی، شرح نخبۃ الفکر، تجوید القرآن **تھرڈ ائیر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی**

سال چہارم: بخاری شریف، ہدایہ، الوجیز، شرح ابن عقیل، الفوز الکبیر، تجوید القرآن **فورتھ ائیر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی**

شریعہ کالج کے امتیازات

❁ کمبائن نصابِ تعلیم کا بانی ❁ تفسیر فہم القرآن اور دیگر کتب کا ناشر ❁ پاکستان میں تحریک دعوتِ توحید کا بانی

ابو ہریرہ اکیڈمی کی نشریات: از قلم میاں محمد جمیل

منفرد تفسیر: فہم القرآن

تفسیر کی انفرادیت

1۔ اُردو، عربی تفاسیر کے اہم نکات پر مشتمل تفسیر۔
2۔ محاورۃً اور لفظی ترجمہ۔
3۔ بہت سی تفاسیر سے زیادہ ربط کلام کا اہتمام۔
4۔ ہر آیت میں پائے جانے والے مسائل کا ترتیب وار بیان
5۔ ہر آیت کے مرکزی مضمون کی تفسیر دیگر آیات کے حوالوں سے جو ایک مکمل تقریر ہے۔

مکمل سیٹ کی قیمت: ---/4200

فہم الحدیث

تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جانے والی حدیث شریف کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح سے متفق علیہ اور بخاری و مسلم کی مکمل روایات۔ ان روایات کے متن پر محدثین، دیوبند، بریلوی اور اہلحدیث علماء کا اتفاق ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد تعلیم یافتہ طبقہ کو 80 فیصد مسائل کسی عالم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ تعلیم و تعلم سے وابستہ حضرات کے لیے انتہائی مفید ہے۔ قیمت فی سیٹ:---/1000

① دین تو آسان ہے (100 روپے) ② برکاتِ رمضان (80 روپے)
③ آپ ﷺ کا حج (40 روپے) ④ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعا (80 روپے)
⑤ سیرت ابراہیم علیہ السلام (100 روپے) ⑥ زکوٰۃ کے مسائل و فوائد (90 روپے)
⑦ اتحادِ امت اور نظم جماعت (100 روپے) ⑧ آپ ﷺ کا تہذیب و تمدن (90 روپے)
⑨ فضیلت قربانی اور اس کے مسائل (40 روپے) ⑩ مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الہامی راستے (90 روپے)
⑪ جادو کی تباہ کاریاں۔ ان کا شرعی علاج (80 روپے) ⑫ آپ ﷺ کی نماز، قیام و تہجد کی عملی تصاویر (40 روپے)

40% رعایت طلباء کے لیے

جدید مالی مسائل پر عصر حاضر کی منفرد کتب

① دورِ حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم قیمت/200
② معیشت و تجارت کے اسلامی احکام قیمت/180
③ اسلام کا قانونِ وراثت

از قلم: حافظ ذوالفقار علی، شیخ الحدیث ابو ہریرہ شریعہ کالج

ملنے کے پتے: ☆دارالسلام ☆نعمانی کتب خانہ ☆اسلامی اکیڈمی ☆سلفیہ ☆قدوسیہ ☆مکتبہ اسلامیہ لاہور دارارقم فیصل آباد میں دستیاب ہیں۔ برائے راست منگوانے والوں کو 40% فی صد رعایت

پرنسپل ابو ہریرہ شریعہ کالج 37 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور: 042-35417233/0333-4095308
0306-4621016/0305-4036012

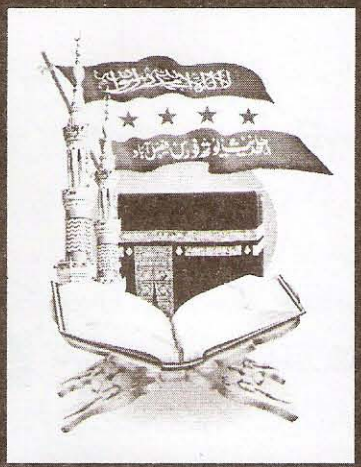

مبارکباد ★ مبارکباد ★ مبارکباد

الحمدللہ

عظیم الشان ڈویژنل نفاذ اسلام کانفرنس کی
تاریخی کامیابی کے موقع پر ہم قائدین کرام

حضرت مولانا عبدالرشید حجازی صاحب
ضلعی امیر مرکزیہ فیصل آباد

محترم جناب رانا محمد افضل صاحب
سرپرست AYF فیصل آباد

محترم جناب ذاکر الرحمن صدیقی صاحب
صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

محترم جناب حافظ فیصل افضل شیخ صاحب
سیکرٹری جنرل اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے انتہائی مشکور ہیں کہ انہوں نے اس عظیم پروگرام کے لئے سرزمین فیصل آباد کو منتخب کیا اور اس عظیم کار خیر کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیا۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

محترم جناب محمد یحییٰ مدنی صاحب
صدر AYF فیصل آباد

محترم جناب حافظ محمد رضوان حفیظ
سیکرٹری جنرل AYF فیصل آباد

کابینہ واراکین
اہلحدیث یوتھ فورس
سٹی فیصل آباد

زیر سرپرستی
وفاق علماء پاکستان
زیر اہتمام
مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ ونگ چنیوٹ
بتاریخ
26 اپریل 2014
بروز ہفتہ بعد نماز مغرب سے رات گئے تک
زیر اہتمام
عالمی تحریک ختم نبوت اہلحدیث پاکستان
بمقام
مرکز خاتم النبیین الاسلامی
بالمقابل دین کالج لاہور روڈ چنیوٹ
خاتم النبیین کانفرنس
تلاوت
عبدالرزاق
احمد یار
نعت
فدا الرحمن طیب
لیاقت علی
نقابت
عبدالرزاق
محمد داود
عبدالغفور
محمد ایوب چنیوٹی
خصوصی خطاب
مولانا نجیب اللہ طارق
محمد یحییٰ
محمود عباس
عبدالحفیظ مظہر
ذکاء الدوگر
قاری بشیر احمد
قیصر احمد شیخ
ذاکر الرحمن
فیصل افضل شیخ
محمد عمران
غلام محمد لالی
محمد الیاس
امتیاز احمد
قیصر محمود
عبدالکریم
ساجد میر
محمد صدیق
محمد حنیف
نوٹ
26 اپریل 1984 کو سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا تھا جس کی رو سے قادیانی اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہی اسلام کے نام پر ارتداد کی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں
صدر جلسہ
صدر کانفرنس
صدر استقبالیہ
ناظم اعلیٰ
صدر ملتان ڈویژن
صدر لاہور ڈویژن
صدر فیصل آباد ڈویژن
صدر ساہیوال ڈویژن
صدر بہاولپور ڈویژن
صدر ڈیرہ غازیخان ڈویژن
صدر راولپنڈی ڈویژن
صدر گوجرانوالہ ڈویژن
صدر سرگودھا ڈویژن
صدر ملتان ڈویژن
صدر مظفرگڑھ ڈویژن
صدر ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن
صدر بہاولنگر ڈویژن
صدر ساہیوال ڈویژن
صدر فیصل آباد ڈویژن
صدر سرگودھا ڈویژن
صدر گوجرانوالہ ڈویژن
صدر راولپنڈی ڈویژن
صدر ڈیرہ غازیخان ڈویژن
صدر بہاولپور ڈویژن
صدر لاہور

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876